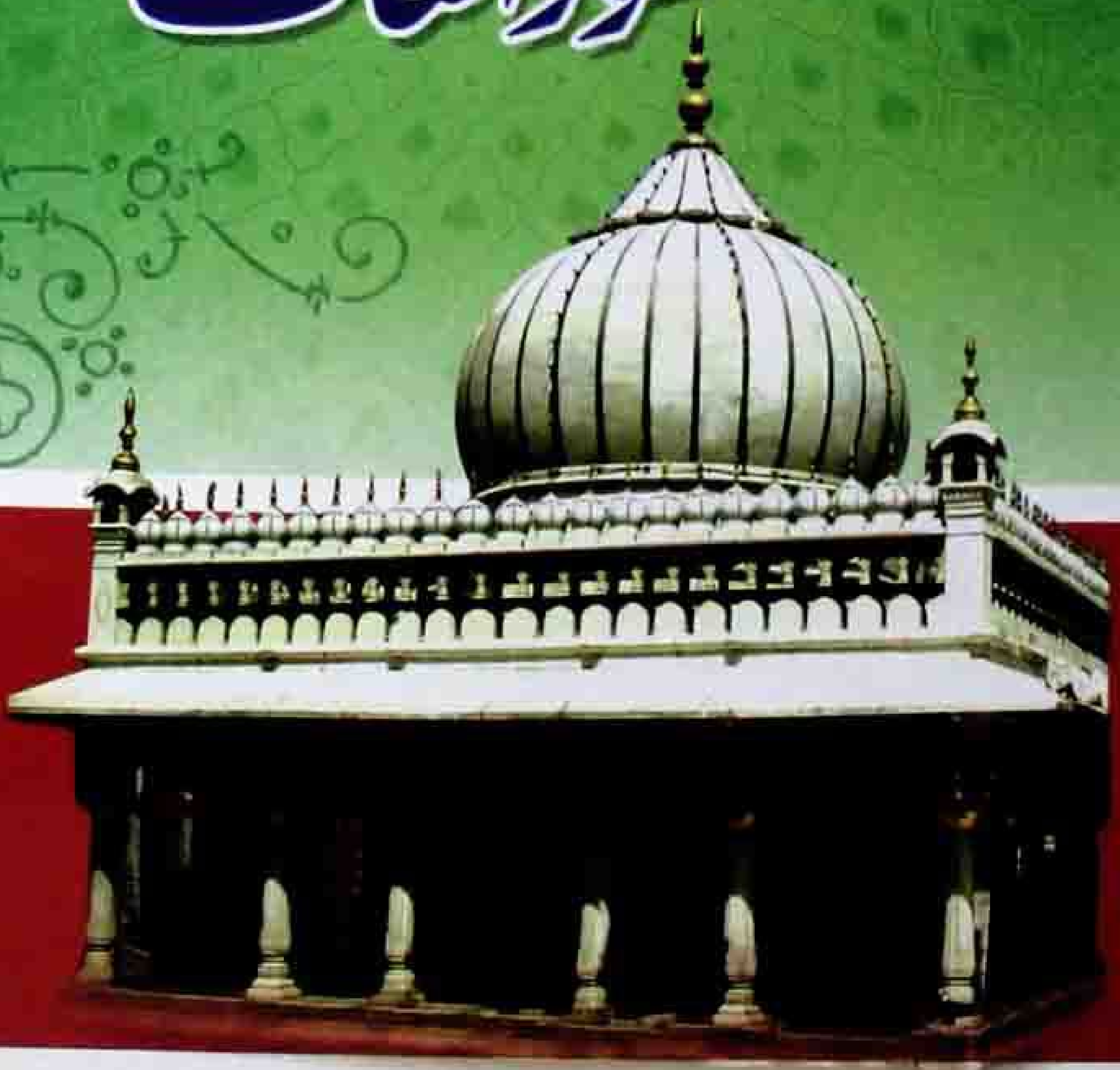
حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

کے

سو واقعات



مصنف: علامہ محمد مسعود قادری

ناشر: اکبر بک سیلرز لاہور

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

کے

سو واقعات

مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات

مصنف: علامہ محمد مسعود قادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: 120/-



انتساب:

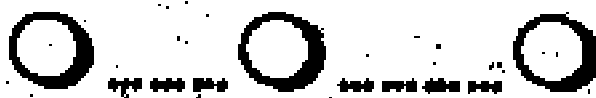
گوہر معدن، ابوالفتح، قطب العالم

حضرت شاہ رکن الدین والعالم علیہ رحمۃ اللہ

کے نام

ز قرآں پیش خود آئینہ آویز
دگرگوں گشتہ! از خویش بگریز
ترازوے بنہ کردارِ خود را
قیامت ہائے پیش را بر انگیز

فہرست



حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔

اَلْاِیْمَانَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

''ایمان زبان سے اقرار کرنے اور دل سے تصدیق کرنا ہے۔''

ایمان زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کا نام ہے یعنی لا الٰہ کا زبان سے اقرار اور الا اللہ کی قلب سے تصدیق کا نام ایمان ہے اور جب تک اقرار و تصدیق کا حق درست نہ ہوگا بندہ کے قلب پر پردہ پڑا رہے گا اور جب اقرار و تصدیق کا حق درست ہوگا تو پھر کوئی پردہ حائل نہ ہوگا اور ایمان کامل ہوگا۔ اگر قلب کی نافرمانی کی تو پھر حق کی نافرمانی ہوگی کیونکہ قلب تجلیاتِ خداوندی کا مرکز ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے اجزاء سے کوئی جزو خارج نہیں ہے اور ہر حرکت جو کسی بھی جزو میں ہوتی ہے وہ کل کی حرکت و جنبش کی بدولت ہوتی ہے۔ اگر جزو تکلیف میں ہو تو پھر کل کو آرام کیسے مل سکتا ہے؟ آپ ﷺ کی ذات ہی وحدت با کثرت ہے اور اسی لئے شفاعت آپ ﷺ پر منتہی ہوئی۔ آپ ﷺ چونکہ جزو کل ہیں لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جزو کل سے بلاواسطہ فیضیاب ہوئے اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم بالواسطہ فیضیاب ہوئے اور ہو رہے ہیں اور ان اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ایک نام سلطان

المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے جنہوں نے اپنی زندگی اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت بسر کی اور لوگوں کی اصلاح کی۔

آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد
مشکل نہیں اے سالک راہ! علم فقیری

سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ عالیہ چشتیہ کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج بخش شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت پایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی کو رشد و ہدایت کا مرکز بنایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر ہزاروں لوگ مسلمان ہوئے اور بے شمار تشنگان راہِ حق نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض پایا۔

زیر نظر کتاب ''حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ پاک کے مختلف گوشوں سے قاری آگاہ ہو اور قارئین آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے ان واقعات کے مطالعہ سے ذوق اور تسکین قلب پائیں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری



قصہ نمبر ۱

مولانا شادی مقری رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو والدہ ماجدہ نے ابتدائی تعلیم کے لئے مکتب بھیجا اور وہاں حضرت مولانا شادی مقری رحمۃ اللہ علیہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بدایوں میں مولانا شادی مقری رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت تھے۔ ان کی ادنیٰ کرامت یہ تھی کہ جو بھی ان سے قرآن پاک معمولی مقدار میں پڑھتا تھا اس کی برکت سے تمام قرآن پاک اس کو یاد ہو جاتا تھا چنانچہ خورد سالی میں میں نے بھی ان سے ایک سپارہ پڑھا تھا اور اس کی برکت سے اللہ عزوجل نے مجھے تمام قرآن پاک نصیب فرما دیا۔



قصہ نمبر ۲

دستارِ فضیلت

خیر المجالس میں منقول ہے کہ بدایوں میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر کتاب قدوری پڑھی۔ مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

''مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! اب تم دستارِ فضیلت سے اپنے سر کو مزین کرو۔''

چونکہ مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ چار گز کی دستار باندھتے تھے اور بڑی دستار حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو میسر نہ تھی لہٰذا والدہ محترمہ سے عرض کیا۔

''مولانا علاؤ الدین (رحمۃ اللہ علیہ) نے دستارِ فضیلت باندھنے کو فرمایا ہے اور وہ موجود نہیں ہے۔''

والدہ ماجدہ نے فرمایا۔

''خاطر جمع رکھو میں اس کی تدبیر کروں گی۔''

پھر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے روئی خریدی اور نداف سے دھنوا کر آدھی روئی کا سوت خود کاتا اور آدھی روئی کا سوت اپنی لونڈی سے کتوایا، پھر ایک نور باف یعنی جولاہا سے جو آپ کا پڑوسی تھا سے بڑی تاکید کے ساتھ دستار بنوائی چنانچہ اس نے اپنا تمام کام چھوڑ کر دو یا تین روز میں دستار تیار کر دی اور بغیر

مانڈی کیے دھلوا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ ماجدہ سے کہا۔

"اگر دستار کے ساتھ کچھ پیسے بھی ہوتے تو مناسب تھا مجھے دستار کے ساتھ مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جانا ہے۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے کچھ پیسے بھی عنایت فرمائے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ پیسے اور وہ دستار لے کر حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ان پیسوں میں سے کچھ پیسے اپنے پاس سے ملا کر کھانا پکوایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ شیخ علی مولا رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لاؤ۔

ان دنوں بدایوں میں دو بزرگ علی مولا نام کے تھے۔ ان میں ایک علی مولا خورد رحمۃ اللہ علیہ تھے اور دوسرے علی مولا رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ یہ جن شیخ علی مولا رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا گیا تھا وہ حضرت علی مولا خورد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

جب اس مبارک مجلس میں تمام اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم اور علمائے کرام جمع ہو گئے تو کھانے پینے سے فراغت کے بعد حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ میں دستار لی اور دستار کو کھول کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

"قریب آؤ اور اس دستار کو اپنے ہاتھوں سے سر پر باندھو۔"

چنانچہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اس دستار کو اپنے سر پر خود مزین فرمایا اور حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سر جھکا دیا۔ حضرت علی مولا خورد رحمۃ اللہ علیہ نے جو حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ تھے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ادب و احترام دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استادِ محترم مولانا علاؤ الدین

اصولی رحمۃ اللہ علیہ سے ہندی میں فرمایا۔

"یہ بڈا ہوئے۔"

یعنی یہ لڑکا بزرگ ہوگا۔

پھر حضرت علی مولا خورد رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ اس کلمہ کی تکرار کی کہ یہ لڑکا بہت بڑا بزرگ ہوگا۔ حضرت مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے اندازہ لگایا کہ یہ لڑکا بزرگ ہوگا؟"

حضرت علی مولا خورد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

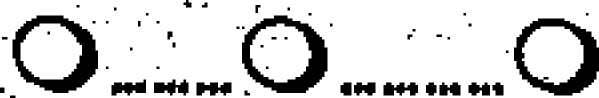
"میں اس میں دو باتیں دیکھتا ہوں۔"

پھر ہندی میں کہا۔

"جو منڈاسا باندھے سو پائیں نپڑی۔"

یعنی جو دستارِ فراغت باندھتا ہے پھر وہ کسی کے پاؤں پر نہیں گرتا۔

دوسرا اس کی پگڑی سادہ ہے۔



قصہ نمبر ۳

مولانا کمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ کا زہد

مولانا شمس الملک رحمۃ اللہ علیہ سے جو اس زمانہ میں ادب ولغت کے امام مانے جاتے تھے ان سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے مقاماتِ حریری حفظ کی۔ پھر حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ سے جو علم حدیث میں استادِ وقت تھے ان سے مقامات کے کفارہ میں کتاب مشارق الانوار کو حفظ کیا اور اس کی سند حاصل کی۔

سیر الاولیاء میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ کے کمال زہد اور وفورِ علم وعمل کی خبر سلطان غیاث الدین بلبن نے سنی تو چاہا کہ خاص اپنی امامت کا عہدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دے۔ اس نے حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دربار میں تشریف لے گئے۔ سلطان غیاث الدین بلبن انتہائی نہایت عزت واحترام سے پیش آیا اور عرض کرنے لگا۔

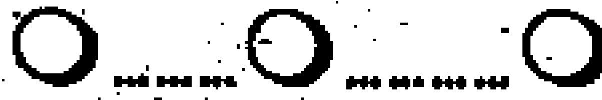
"مجھ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کمال اعتقاد حاصل ہے اس واسطے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میری امامت قبول فرمالیں تو بارگاہ رب العالمین میں مجھ کو اپنی نماز کی قبولیت کا وثوق یقین ہو جائے گا۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت مولانا کمال الدین

محدث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"میرے پاس بجز نماز کے اور کچھ بھی نہیں ہے اب بادشاہ چاہتا ہے کہ مجھ سے نماز بھی چھین لے۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جواب دین کی صلابت اور رعب و ہیبت کے ساتھ دیا۔ سلطان غیاث الدین بلبن خاموش رہا اور جان گیا کہ یہ بزرگ اس عہدہ کو قبول نہیں فرمائیں گے اور پھر بالآخر نہایت معذرت کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس کر دیا۔

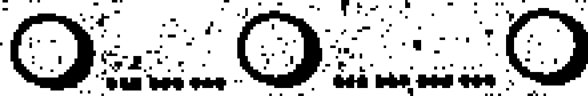


قصہ نمبر ٤

تمام علماء پر بھاری رہے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ علومِ ظاہری کے حصول کے بعد اپنی والدہ اور ہمشیرہ کے ہمراہ بعہد سلطان غیاث الدین بلبن بدایوں سے ہجرت کر کے دہلی میں رونق افروز ہوئے اور حضرت شیخ نجیب متوکل رحمۃ اللہ علیہ کے ہمسایہ میں سکونت اختیار کی۔

جواہر فریدی میں منقول ہے کہ انہیں ایام میں شاہ دہلی نے علماء سے مشورہ کیا میں ایک عالم فاضل کو قاضی بنانا چاہتا ہوں تم مجھے بتاؤ کہ اس کام کے لئے کون اہل اور لائق ہے؟ علماء نے کہا اس زمانہ میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے۔ بادشاہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو بادشاہ نے علماء سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بحث کرائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام علماء پر بھاری رہے۔ سلطان بہت خوش ہوا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خلعت فاخرہ اور انعام کثیرہ کے ساتھ رخصت کیا۔



قصہ نمبر ۵

تم قاضی نہیں بنو گے

دہلی پہنچ کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کئی برس تک تعلیم میں مشغول رہے۔ مولانا شمس الملک اور مولانا امین الدین احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتوں سے بہت فیض اٹھایا۔ بالخصوص مولانا شمس الملک رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حال پر بہت مہربانی کرتے تھے۔ اکثر علمائے شہر مولانا شمس الملک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔

جواہر فریدی میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ مبارک پر قدم بوسی کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک مجذوب سے ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مجذوب سے کہا کہ وہ دعا کرے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قاضی بن جائیں۔ اس مجذوب نے کہا۔

"نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تم قاضی ہونا چاہتے ہو اور میں تم کو دین کا بادشاہ دیکھتا ہوں تم ایسے مرتبہ پر پہنچو گے کہ تمام عالم تم سے فیض حاصل کرے گا۔"

مجذوب کی یہ بات سن کر اور اپنا سعادت انجام سن کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں جذب پیدا ہوا اور قضات کی خواہش سرد ہو گئی۔ اپنے تمام یاروں اور عزیزوں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہنا شروع کر دیا۔

"میں درویشی اور فقر اختیار کروں گا اور میرا دل قضات وغیرہ اور دنیاوی اشغال سے دل برداشتہ ہو گیا ہے۔"

چونکہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں رہتے تھے اور اکثر ان کی صحبت سے مستفیض ہوتے رہتے تھے چنانچہ جب والدہ ماجدہ کا وصال ہوا تو تنہائی کے سبب اکثر حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیٹھتے تھے۔ ایک دن ان سے بھی قضات حاصل ہونے کے لئے دعا کے لئے کہا تو حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تم انشاء اللہ قاضی نہ بنو گے اور وہ بنو گے جسے میں جانتا ہوں۔"



قصہ نمبر ٦

اللہ کے مہمان

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا بہت ہی جلیل القدر خاتون تھیں۔ زہد اور تقویٰ میں آپ رحمۃ اللہ علیہا رابعہ ثانیا کہلوائیں۔ شوہر کی وفات کے بعد ان پر سخت ترین مرحلے آئے مگر صبر وتحمل کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑا اور نہ ہی کسی کے آگے دامن پھیلایا۔ سوت کی آمدن قلیل ہوتی تھی مگر ماں بیٹے اسی میں صبر وشکر سے گزارہ کرتے تھے۔ کبھی کبھی تو فاقہ بھی آجاتا تھا۔ جس دن فاقہ ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہا اپنے بیٹے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتی تھیں۔

"بابا محمد! آج ہم لوگ اللہ کے مہمان ہیں۔"

ابتداء میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنی کم سنی کی وجہ سے اس کا مطلب نہ سمجھ پاتے لیکن جب سمجھ آئی تو اس میں لذت محسوس کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"میں اس انتظار میں رہتا تھا کس دن والدہ ماجدہ مجھ سے یہی جملہ دوبارہ فرمائیں گی۔"



قصہ نمبر ۷

والدہ کے وصال کا ناگہانی حادثہ

حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا اپنے بیٹے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیمی انہاک کی وجہ سے بے حد خوش ہوتیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار دعائیں دیتیں۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم مکمل نہ ہوئی تھی کہ والدہ ماجدہ حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا بیمار ہوگئیں۔ بیماری نے جب شدت اختیار کی تو ان کھانا پینا چھوٹ گیا اور انہیں اب یقین ہوگیا تھا کہ خالق حقیقی کی طرف سے بلاوہ آیا ہی چاہتا ہے۔

ایک دن حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جمادی الاول کا چاند دیکھ کر سلام کے لئے والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

"میرے بچے آئندہ ماہ کس کو سلام کرنے آؤ گے اور کس سے دعائیں لو گے؟"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بے تابی کے عالم میں روتے ہوئے بولے۔

"اماں جان! ہم آپ رحمۃ اللہ علیہا کے بغیر کیسے زندہ رہیں گے؟"

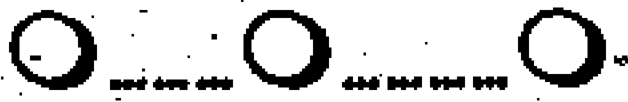
حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے کو تسلی دی اور فرمایا۔

"اس وقت جا کر سو جاؤ اور صبح آنا۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے تمام رات نہایت بے چینی میں گزاری اور صبح والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو والدہ ماجدہ حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے محبوب فرزند کا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور آسمان کی جانب منہ کر کے فرمایا۔

''اے اللہ! یہ بے کس یتیم اب تیرے حوالے ہے۔''

یہ فرما کر حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا نے اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔



قصہ نمبر ۸

محبت شیخ کی قسم

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میری عمر بارہ برس تھی اور میں بدایوں میں تحصیل لغت میں مشغول تھا تو میرے استاد حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص ابو بکر خراط جس کو ابو بکر قوال بھی کہتے ہیں ملتان سے حاضر ہوا۔ استادِ محترم نے ملتان اور اس کے نواح کے مشائخ اور اولیاء کا حال اس سے دریافت کیا تو اس نے پہلے تو شیخ الاسلام حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی از حد تعریف کی اور کہا کہ ان کی عبادت و ریاضت حد بیان سے باہر ہے یہاں تک کہ ان کی کنیزیں کاروبار کی حالت میں بھی ذکر سے غافل نہیں ہوتیں اور اس جانب کی تمام ولایت کو انہوں نے اپنے فیض سے پر اثر کر رکھا ہے۔

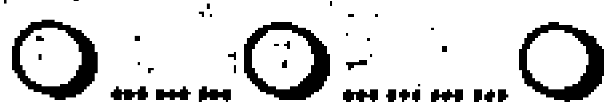
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوبکر قوال نے کہا میں نے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو کلام سنایا اور میں درمیان میں کلام بھول گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے وہ مصرعے جو میں بھول گیا تھا مجھے بتا دیئے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوبکر قوال کی بات نے میرے قلب پر کچھ خاص اثر نہ کیا اور نہ ہی میرے قلب میں کچھ ارادت پیدا ہوئی۔

پھر ابوبکر قوال نے پاک پتن کا ذکر کیا اور کہا کہ پاک پتن میں ایک صاحب حال ولی اللہ ایسے ہیں جنہوں نے تمام عالم کو اپنی ولایت سے مسخر کر رکھا ہے اور ایک عالم ان

کے نورِ معرفت سے منور ہے اور وہ ولی اللہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں نے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت سنی تو میرے قلب میں ان کے لئے محبت پیدا ہوگئی اور پھر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اسم مبارک کو ہر نماز کے بعد پڑھنا اپنا معمول بنالیا چنانچہ میں دس بار شیخ فرید (رحمۃ اللہ علیہ) اور دس بار مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا تھا اور جب تک یہ وظیفہ نہ پڑھ لیتا تھا رات کو آرام نہ کرتا تھا اور پھر میرے دوستوں کو بھی اس الفت باطنی کی خبر ہوگئی اب وہ جب بھی مجھے کوئی قسم دیتے تو محبت شیخ کی قسم دیتے۔



قصہ نمبر ۹

یا پیر حاضر باش کہ ما در پناہ تو میرویم

مرشد کعبہ طالب حاجی، عشق طواف کرایا ھو
وِچ حضور سدا ہر ویلے، کریئے حج سوایا ھو

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں سولہ برس کا ہوا تو بدایوں سے دہلی کی طرف ہجرت کی تو اس اثناء میں راستہ میں ایک شخص عوض نامی ہمارے ساتھ ہو گیا۔ جب بھی کوئی موقع خوف آتا تو وہ بیساختہ پکار اٹھتا۔

"یا پیر حاضر باش کہ ما در پناہ تو میرویم۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس شخص سے دریافت کیا۔

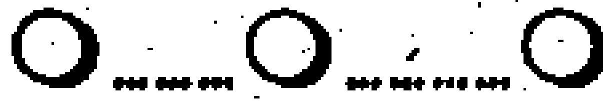
"تمہارے پیر کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں جن کی پناہ اور مدد تم چاہتے ہو؟"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص نے کہا۔

"میرے پیر وہی ہیں جنہوں نے تمہارے دل کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے اور تم کو اپنی محبت کا فریفتہ بنایا ہے یعنی شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روز سے شیخ

الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں میرا اخلاص اور اعتقاد بہت زیادہ بڑھ گیا۔ یہاں تک کہ جب میں دہلی پہنچا تو حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ بھائی اور مرید و خلیفہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف و محاسن سن کر میرا اشتیاق بڑھتا چلا گیا اور اسی عرصہ میں تین سال انتہائی تیزی سے گزر گئے۔

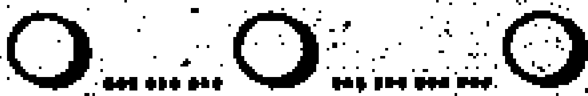


قصہ نمبر ۱۰

دو بلند پایہ بزرگ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے تمام اقرباء اور رفقاء سے کہا کہ مجھے کسی جگہ بیعت کروا دو۔ سب نے مجھ سے کہا کہ دہلی میں حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کوئی اور بزرگ موجود نہیں تم ان کے مرید ہو جاؤ۔ میں نے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا۔

"موجودہ زمانہ میں ہندوستان میں دو ہی بزرگ بلند پایہ ہیں اور ان میں ایک شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جبکہ دوسرے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہیں تم ان میں سے جس سے چاہو بیعت ہو جاؤ اپنی منزلِ مقصود کو پا لو گے۔"



قصہ نمبر ۱۱

حضرت پیر دستگیر شفیع وقت ماباش

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ سے دونابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ سنا تو شوقِ ارادت ایسا غالب ہوا کہ اگلے دن بغیر زادِ راہ کے روانہ ہو گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ہانسی پہنچے تو راستہ میں اس قدر امن نہ تھا کہ بے خوف و خطر ہر شخص منزل طے کر سکے لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قافلہ کا انتظار کرنا پڑا۔ جب دو تین روز میں قافلہ جمع ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ایک شخص قافلہ کا راہبر تھا وہ جدھر جاتا تھا سب ادھر ہو لیتے تھے۔ جس جگہ کچھ اندیشہ ہوتا تھا تو یہ شخص کھڑا ہو جاتا تھا اور بلند آواز سے پکارتا تھا۔

"حضرت پیر دستگیر شفیع وقت ماباش۔"

اور پھر روانہ ہو جاتا تھا۔

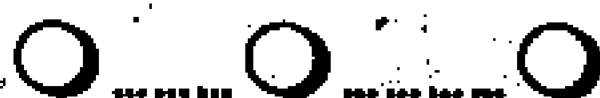
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس سے دریافت کیا۔

"تمہارا پیر کون ہے جس کو تم پکارتے ہو اور ان سے مدد طلب کرتے ہو؟"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس شخص نے مجھ سے کہا۔

"میرے پیر و مرشد شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین
مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور میں انہیں کو یاد کرتا ہوں۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جواب سن کر میرا دل اور بھی پاک پتن کی جانب مائل ہوا یہاں تک کہ جب قصبہ سرسہ میں پہنچے تو وہاں سے دو راستے جاتے تھے۔ ایک ملتان کی طرف اور دوسرا اجودھن کی طرف جاتا تھا مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ کدھر جاؤں ملتان کی طرف یا کہ اجودھن کی طرف؟ اسی وسوسہ میں تین دن گزر گئے اور میں کوئی فیصلہ نہ کر پایا۔



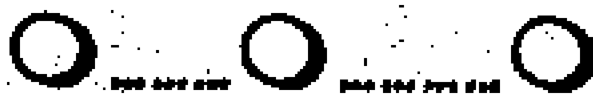
قصہ نمبر ۱۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اسی کشمکش و پیچ میں مبتلا تھا کہ مجھے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے مگر کچھ سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ پھر تیسری رات مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

''مولانا نظام الدین (رحمتہ اللہ علیہ)! تم پاک پتن چلے جاؤ۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ میری منزل پاک پتن ہی ہے اور مجھے میرا مقصود پاک پتن میں ہی ملے گا۔



قصہ نمبر ۱۳

اشتیاق پائے بوس عظیم غالب تھا

ہک پل میتھوں جدا نہ ہووے، دل ملنے تے آیا ھو
مرشد عین حیاتی باھو، لوں لوں وِچ سمایا ھو

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حکم ملنے کے بعد پاک پتن کا سفر اختیار کیا اور اپنے تمام اوراد و وظائف ترک کر دیئے اور میں صرف فرید فرید کہتا ہوا پاک پتن کی جانب روانہ ہوا یہاں تک کہ بروز چہار شنبہ پندرہ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ شہر پاک پتن میں داخل ہوا۔ بعد نمازِ ظہر حضرت شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے میرا چہرہ دیکھتے ہی آگے بڑھ کر میرا استقبال کیا اور سلام میں پہل کرتے ہوئے شعر پڑھا۔

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ
سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

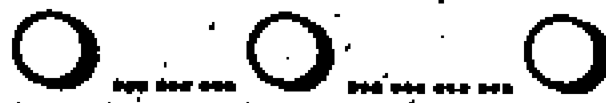
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے چاہا کہ کچھ حال اشتیاق دل بیقرار عرض کروں مگر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے رعب کا اس قدر غلبہ تھا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ بھی نہ کہہ سکا

اور صرف یہی کہہ پایا۔

''اشتیاق پائے بوس عظیم غالب تھا۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے میری حالت دیکھی تو فرمایا۔

''لکل داخل دھشتہ۔''



قصہ نمبر ۱۴

ولایت ہند کے حقدار

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی دن کلاہ چہار ترکی جو خاص فرق مبارک پر تھی مع خرقہ و نعلین چوبین عطا فرمائیں۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! میں چاہتا تھا کہ ولایت ہند کسی اور کو دے دوں مگر تم راستہ میں آ گئے۔ مجھ کو غیب سے ندا آئی کہ ٹھہر جاؤ! نظام بدایونی (رحمۃ اللہ علیہ) آتے ہیں وہی اس ولایت کے لائق ہیں اور ولایت انہیں کو دینی چاہیے۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مرید تو ہو گیا مگر مخلوق ہونے کا میرا ارادہ نہ تھا کیونکہ سر منڈوا کر علماء کی مجلس میں بیٹھتے ہوئے شرم آتی تھی مگر اس کے دوسرے روز میں نے دیکھا کہ مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مخلوق ہوئے تو ایک دن کے اندر ان میں نور پیدا ہو گیا۔ پھر اسی طرح اور دو تین آدمیوں کو دیکھا کہ مخلوق ہوئے تو ان کا ظاہر اور باطن منور ہوا۔ میں نے دل میں کہا کہ میں بھی مخلوق ہوں گا پھر میں نے اس کا تذکرہ مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے کیا انہوں نے میری طرف سے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے

یہ عرضداشت کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا ہے کہ سر منڈوالو چنانچہ میں فوراً ہی محلوق ہوا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی دن جس روز میں حاضر ہوا تھا میرے لئے چارپائی بچھانے کا حکم دیا تھا میں نے سوچا کہ اس قدر حافظانِ کلام ربانی اور عاشقانِ درگاہ رحمانی تو خاک پر سوئیں اور مجھ کو چارپائی پر آرام کس طرح آئے گا؟ یہ خبر مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔

''اپنا کہا کرو گے کہ اپنے شیخ کا فرمودہ بجالاؤ گے۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ میں تو شیخ کا تابع فرمان ہوں۔ اس کے بعد میں نے چارپائی کو الٹا بچھا دیا کہ اس کا بان زمین سے مل گیا اور اس پر آرام کیا۔ یہ ترکیب شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے عین مطابق تھی اور ادب بھی تھا اس لئے دونوں کے مطابق ہوگئی۔



قصہ نمبر ۱۵

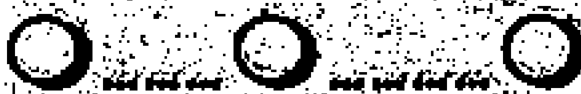
درویش کے لئے علم ظاہر کا حصول بھی لازم ہے

کسی نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ بوقت ارادت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک کتنی تھی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''بیس سال اور میں نے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور میرے واسطے کیا حکم ہے؟ اگر ارشاد ہو تو پڑھنے پڑھانے کو ترک کر کے اوراد و نوافل میں مشغول ہو جاؤں۔''

شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''میں کسی کو پڑھنے پڑھانے سے منع نہیں کرتا یہ بھی کرو اور وہ بھی کرو پھر دیکھو جو غالب آ جائے اور درویش کے لئے علم ظاہر کا حصول بھی ضروری ہے۔''



قصہ نمبر ۱۶

شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کا نظام

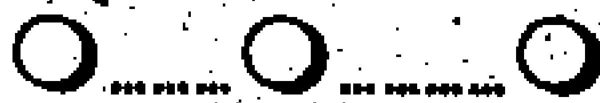
جیں توں چاہیں وحدت رب دی مل مرشد دیاں تلیاں ہو
مرشد لطفوں کرے نظارہ گل تھیون سب کلیاں ہو

فوائد الفوائد میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں شیخ الشیوخ والعالم حضرتِ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آثارِ دہشت میرے اندر ملاحظہ کیے تو فرمایا۔

"مرحبا صفا آوردی از نعمت دینی و دنیاوی انشاءاللہ برخوردار گردی۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر جب میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شرفِ بیعت سے مشرف ہوا تو میں نے چاہا کہ اپنے اوقات و ساعات کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اور ملازمت میں صرف کروں اور اسے غنیمت سمجھوں۔ ان ایام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں از حد عسرت تھی۔ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقان درویشان اور فرزندان ہفتہ میں دو یا تین بار روزہ افطار کرتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت صحبت سے کسی کے حال میں کچھ تفاوت نہ پیدا ہوتا۔ مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کر کے لاتے اور شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ درخت کریل کے پھل جن کو ٹینٹ کہتے ہیں اور سرکہ وغیرہ میں لوگ ان کا اچار ڈالتے اور مولانا حسام الدین کابلی

رحمۃ اللہ علیہ پانی لا کر باورچی خانہ کے برتن دھوتے تھے۔ میں دیگ میں ان ٹینٹوں کو جوش دے کر نکالتا تھا اور افطار کے واسطے آپ رحمۃ اللہ علیہ اور جملہ حضار مجلس کے سامنے پیش کرتا تھا۔ اس طعام کے واسطے کبھی نمک میسر ہوتا تھا اور کبھی نہیں۔ مسجد خانقاہ کے نزدیک ایک بقال کی دوکان تھی کہ جب غیب سے کچھ فتوحات ہوتی تھیں تو اس بقال سے غلہ وغیرہ اور مصالحہ جات خریدے جاتے تھے۔



قصہ نمبر ۱۷

قرض اور توکل

گلاں وِچوں ہک لالہ ہوسی گل نازک کل پھلیاں ھو
دو ہیں جہانیں مٹھے باھو جہاں سنگ دو ڈلیاں ھو

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ میرے دل میں کچھ خیال آیا تو اس بقال سے ایک درہم کا نمک ادھار لے آیا اور ٹینٹوں میں ڈال دیا۔ جب وہ پختہ ہو گئے تو حسب دستور شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے، شیخ جمال الدین ہانسوی اور مولانا بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کو ایک برتن میں تناول فرمانے کا حکم دیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے تناول فرمانے کے واسطے لقمہ اٹھایا تو ہاتھ میں لرزہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ اس کھانے میں کچھ شبہ ہے جو ہاتھ اس کے تناول کی اجازت نہیں دیتے۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر اس لقمہ کو شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ اس برتن میں ڈال دیا۔ میں اس کلام کو سننے کے بعد میں کانپ اٹھا اور فوراً کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا۔

''حضور لکڑیاں اور ٹینٹ اور پانی شیخ جلال الدین اور حضرت مولانا
بدر الدین اسحاق اور مولانا حسام الدین رحمتہ اللہ علیہ لاتے ہیں اور یہ
ضعیف ان کو جوش دیتا ہے اور بہت اہتمام بجالاتا ہے۔ اس کے
بعد میں اسے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ شبہ کی علت
مجھ کو معلوم نہیں ہوتی آپ رحمتہ اللہ علیہ پر تو سب کچھ روشن ہے۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''کھانے میں نمک کس نے ڈالا ہے اور وہ کہاں سے آیا تھا؟''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ سنتے ہی میں اپنے ہوش میں آیا اور سمجھ گیا کہ میں نے جو نمک قرض لے کر ڈالا ہے یہ اس کا ہی سبب ہے۔ میں نے دوبارہ عرض کیا۔

''حضور میں نے نمک قرض لیا تھا۔''

شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

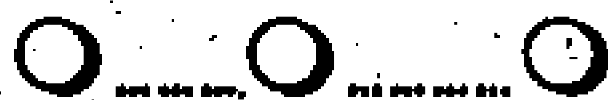
''درویش فاقہ سے مر جاتا ہے مگر لذت نفس کے واسطے قرض
نہیں لیا کرتا کیونکہ قرض اور توکل میں بعد المشرقین ہے دونوں
ساتھ درست نہیں ہوتے مبادا کہ قرض ادا نہ ہو اور گردن پر رہ
جائے۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

''درویشوں کے آگے سے یہ پیالے اٹھا کر فقیروں کو دے دو۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ارشاد خاص میرے واسطے ہے کیونکہ پہلے مجھ کو ضرورت ہوتی تھی تو قرض لے لیا کرتا تھا۔ اسی وقت میں نے استغفار پڑھی اور عہد کیا کہ اب ہرگز قرض نہ لوں گا چاہے کیسی بھی ضرورت کیوں نہ ہو؟ اسی وقت شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کمبل جو وہ رکھتے تھے مجھ کو عنایت فرما دیا اور دعا فرمائی۔

"انشاء اللہ اس کے بعد تم کو قرض لینے کی ضرورت نہ ہو گی۔"



قصہ نمبر ۱۸

صحبت کا اثر

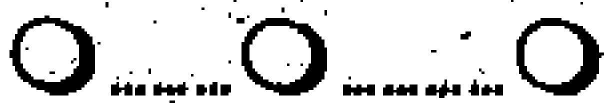
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت ہوا تو میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اکثر یہ فرماتے سنا کہ اپنے مخالفین اور دشمنوں کو راضی رکھو اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حقوق العباد کی ادائیگی پر بہت زور دیتے تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دہلی میں قیام کے دوران میں نے ایک شخص سے کتاب پڑھنے کی غرض سے لی تھی اور وہ کتاب مجھ سے گم ہوگئی تھی اور اس کے علاوہ میں نے ایک شخص کو بیس جتیل دینے تھے۔ میں نے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان بار بار سنا تو دل میں خیال آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میری قلبی کیفیت سے آگاہ ہیں اور میں جب بھی دہلی گیا تو ان لوگوں کا جن کا مجھ پر حق ہے انہیں راضی کروں گا۔ پھر وہ وقت آیا کہ میں دہلی گیا اور میرے پاس کتاب کی قیمت ادا کرنے کے لئے پیسے نہ تھے اور نہ ہی بیس جتیل تھے کہ میں وہ انہیں اس متعلقہ شخص کو لوٹا سکتا جس سے میں نے کپڑے لئے تھے اور ایک دن میرے پاس دس جتیل پورے آئے اور میں اس شخص کے گھر گیا اور اسے آواز دی۔ وہ باہر آیا اور میں نے اس سے کہا میرے لئے ممکن نہیں کہ میں تمہارے بیس جتیل یکمشت ادا کروں میرے پاس اس وقت دس جتیل ہیں تم یہ رکھ لو میں انشاء اللہ جلد

باقی رقم ادا کر دوں گا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس نے میری بات سنی تو کہا کہ تم مرشد پاک کے پاس سے لوٹے ہو لہٰذا تم مجھے دس جتیل ہی دو باقی دس جتیل میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔

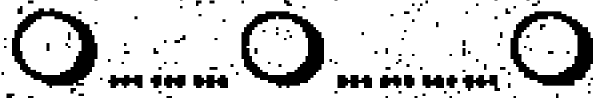
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر میں اس شخص کے پاس گیا جس کی کتاب مجھ سے گم ہو گئی تھی۔ اس نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا میں نے تم سے کتاب پڑھنے کی غرض سے لی تھی وہ مجھ سے گم ہو گئی میں اس کتاب کو کسی اور سے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا اور اس کی نقل تمہیں دے دوں گا۔ اس نے میری بات سنی تو بولا تم جس جگہ سے لوٹے ہو یہ وہاں کی صحبت کا اثر ہے اور اس نے مجھے وہ کتاب معاف کر دی۔



قصہ نمبر ۱۹

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے خرقہ کی برکت

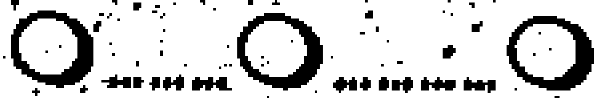
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خرقہ خاص عطا فرمایا اور یہ خرقہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کا تھا جو اب بھی میرے پاس ہے۔ میں اس خرقہ کے ملنے کے بعد پاک پتن سے دہلی کی جانب روانہ ہوا۔ میرے ساتھ میرا ایک ساتھی تھا۔ راستہ میں ہمارا گزر ایک جنگل سے ہوا جہاں راہزن لوٹا کرتے تھے۔ بارش ہونے لگی اور میں اور میرا ساتھی ایک درخت کے نیچے رک گئے۔ اس دوران وہاں سے چند راہزن گزرے اور مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں یہ مجھ سے خرقہ خاص نہ چھین لیں اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو میں کبھی شہر یا آبادی کا رُخ نہیں کروں گا اور کسی جنگل میں ہی مقیم ہو جاؤں گا۔ ابھی یہ خیال میرے دل میں تھا کہ وہ راہزن ہمارے نزدیک سے ہمیں بغیر کچھ نقصان پہنچائے گزر گئے اور یوں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے خرقہ کی بدولت ہم ان راہزنوں سے محفوظ رہے۔



قصہ نمبر ۲۰

تمام عمر کوئی مکان نہ خریدا

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام عمر میں با اختیار خود کوئی مکان حاصل نہیں کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بدایوں سے دہلی تشریف لائے تو سب سے پہلے بازار کے اندر ایک سرائے جس کو سرائے نمک کہا جاتا تھا میں فروکش ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ اور ہمشیرہ کو یہاں ٹھہرایا اور خود اس کے قریب ہی ''بارگاہ فلاں قوال'' میں رہائش اختیار کی۔ اس محلّہ میں امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا مکان بھی تھا۔ چند روز کے بعد راوت عرض کا مکان خالی ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے اس مکان میں تشریف لے گئے جو کہ مندرہ پل کے نزدیک حصار دہلی سے اس طرح متصل تھا کہ حصار کا برج اس مکان کے اندر آیا ہوا تھا اس مکان کی عمارت نہایت وسیع و بلند تھی۔



قصہ نمبر ۲۱

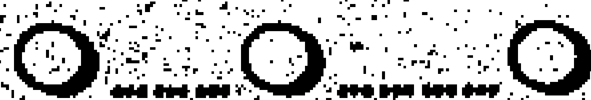
مکان سے بے دخل کرنے کا انجام

سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سیر الاولیاء کے جد بزرگوار تھے۔ جب وہ پاک پتن سے مع اہل وعیال دہلی تشریف لائے تو وہ بھی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اسی مکان میں فروکش ہوئے۔ اس مکان کی تین منزلیں تھیں نیچے کی منزل میں سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اہل وعیال رہتے تھے۔ درمیانی منزل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے اور اوپر کی منزل یارانِ طریقت کے واسطے تھی۔ اسی منزل میں کھانا وغیرہ بھی خرچ ہوتا تھا۔

صاحب سیر الاولیاء کے والد فرماتے ہیں کہ ان ایام میں بجز میرے کوئی خورد سال نہیں تھا اور دو غلام زرخرید میرے پاس تھے اور کوئی خادم حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھانا پکانے کی ذمہ داری میری والدہ جو کہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھیں انجام دیتی تھیں۔ میرے والد، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم خرقہ تھے یعنی پیر بھائی۔ بوقت افطار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھانا لاتے اور باقی خدمت جیسے کہ وضو وغیرہ کرانا، بیت الخلا میں ڈھیلے رکھنا وغیرہ میں سرانجام دینا تھا۔ الغرض! اس اثناء میں دو سال گزر گئے۔ راوت عرض کے فرزندان سفر سے واپس آ گئے اور اتنی بھی مہلت نہ دی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوئی دوسرا مکان تلاش کر لیں اور باطمینان اس میں تشریف لے

جا سکیں۔ بالآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں جن کے سوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ سامان نہ تھا میں نے اسے اپنے سر پر رکھا اور چھپر کی مسجد میں جو سراج بقال کے مکان کے سامنے تھی میں لے گیا۔ ایک شب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مکان میں گزاری۔ اسی شب راوت عرض کے مکان میں ایسی آگ لگی کہ تمام مکان جل کر سیاہ ہو گیا اور زمین پیوستہ ہو گیا۔

سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اہل و عیال مسجد کی ڈیوڑھی میں رہے۔ دوسرے روز سعد کاغذی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے نے یہ سارا ماجرا سنا تو بڑی محبت کے ساتھ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مکان میں لے گئے اور ان کو بالا خانہ میں رہائش دی۔ سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دوسرا مکان خالی کر دیا گیا۔ ایک ماہ تک آپ رحمۃ اللہ علیہ اس مکان میں فروکش رہے۔ ایک ماہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے اٹھ کر سرائے کابدار میں جو پل قیصر سے متصل ہے میں مقیم ہوئے۔ اس سرائے میں ایک مکان تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ تو اس مکان میں فروکش ہوئے اور سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اہل و عیال کو ایک حجرہ میں جگہ دی۔ اس کے بعد ایک مدت بعد یہاں سے بھی اٹھ کر محمد میوہ فروش کی دوکان کے درمیان شادی کلالی کے مکان میں رہائش پذیر ہوئے۔ مگر شمس الدین شربدار کے اقرباء نے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و معتقد تھے نے یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رہنے نہ دیا اور بہت منت و سماجت کے بعد شمس الدین کے مکان میں لے گئے۔ بہ نسبت دوسرے مکانوں کے یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زیادہ راحت و جمعیت حاصل ہوئی۔

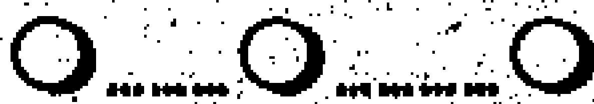


قصہ نمبر ۲۲

خواجہ محمد نعلین دوز رحمۃ اللہ علیہ کی ضیافت

سیر الاولیاء میں منقول ہے اسی محلّہ میں ایک بزرگ رہا کرتے تھے ان کا نام خواجہ محمد نعلین دوز رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ ان کی انگلیاں ہمیشہ چمڑے کے رنگ سے رنگین رہتی تھیں اور حضرت خضر علیہ السلام سے ان کی ملاقات تھی۔ ایک دفعہ ان بزرگ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی مع دو تین یاران کے دعوت کی اور ایک طباق میں کھچڑی نکال کر آگے لائے۔ اتفاقاً کھچڑی میں نمک تیز ہو گیا۔ یاروں نے جب کھانا شروع کیا تو ہر ایک نے مطایبت کی باتیں کہنی شروع کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"انہیں کچھ نہ کہو ان کے گھر میں قدرے نمک تھا انہوں نے پکا کر تمہارے آگے رکھ دیا۔"



قصہ نمبر ۲۲

مردانِ غیب کی نصیحت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ﷫ فرماتے ہیں میں اسی تردد میں تھا کہ کہیں مستقل رہائش کا انتظام ہو اور پھر ایک روز حوض رانی کے پاس ایک باغ میں جانکلا۔ اس باغ کو باغِ حسرت کہتے ہیں میں نے وہاں وضو کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کی اور مناجات میں مشغول ہو گیا۔

''اے اللہ! میں اپنے اختیار سے کہیں بھی نہیں رہنا چاہتا جس جگہ میرے دین و دنیا کی خیریت ہو وہاں مجھے بھیج دے۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ﷫ فرماتے ہیں ابھی میں اس دعا میں مشغول تھا کہ یکا یک ایک طرف سے آواز آئی کہ تیری جگہ غیاث پور میں ہے۔ میں نے کبھی غیاث پور دیکھا نہ تھا اور نہ ہی اس کا نام سنا ہوا تھا۔ حیران ہوا کہ یہ مقام کس جگہ پر ہے؟ پھر میں اپنے ایک دوست نیشا پوری کے پاس گیا تا کہ اس سے دریافت کر سکوں کہ غیاث پور کس جگہ ہے؟ اس کے گھر والوں نے جواب دیا کہ وہ غیاث پور ہی گیا ہوا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ ضرور وہی غیاث پور ہے جس میں رہنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ﷫ فرماتے ہیں میں ان کے ساتھ غیاث پور آیا۔ ان دنوں یہ موضع ایسا آباد نہ تھا اور نہ کوئی اسے جانتا تھا۔ میں نے یہیں

سکونت اختیار کی۔ یہاں تک کے سلطان معزالدین کیقباد نے دریائے جون کے کنارے موضع کیلوکہڑی میں محل اور شہر و جامع مسجد کی بنیاد رکھی تو امرائے شہر کی آمد و رفت اس جانب بکثرت ہوگئی۔ مخلوق کی مزاحمت و کثرتِ حاضری سے میرے اوقات میں خلل آیا اور پھر میں اس اندیشہ میں مبتلا ہوا کہ یہاں سے کہیں اور چلا جانا چاہیے۔ پھر یہ رائے قائم کی کل حضرت مولانا امین الدین احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ کا سوئم ہے اور میں ان کی فاتحہ خوانی میں شریک ہوں گا اور شہر میں رہنا اختیار کروں گا کیونکہ وہاں لوگوں کی آمد روفت کم ہوتی ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اسی اثناء میں ایک جوان صاحب جمال نحیف و ناتواں جس کے چہرہ سے آثار کمال نمایاں تھے آیا ہے اور واللہ اعلم وہ مردان غیب سے تھا یا کون تھا میرے پاس آیا اور میرے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے بیٹھتے ہی یہ شعر کہا۔

آن روز کہ مہ شدی نمی دانستی
کہ انگشت نمائی عالمی خواہد شد
امروز کہ زلفت دل حلقے ببرد بود
در گوشہ نشستنت نمیدارد سود

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر وہ مجھ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا۔

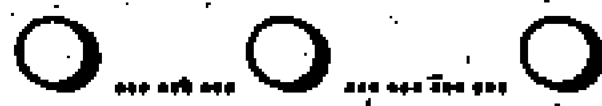
"اوّل تو آدمی مشہور نہ ہوا ہو جب اللہ عزوجل اسے مشہور بنائے تو ویسی بات نہ کرے جس سے کل قیامت کے روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر وہ کہنے لگا۔

''یہ کیا قوت اور کیا حوصلہ ہے کہ خلق سے جدا ہو کر گوشۂ خلوت ڈھونڈتے پھریں اور اللہ کے ساتھ مشغول ہوں۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب وہ جوان اپنا کلام ختم کر چکا تو میں نے قدرے کھانا اس کے سامنے پیش کیا اس نے ہاتھ نہ ڈالا۔ میں نے اسی وقت نیت کی کہ میں یہیں رہوں گا اور کہیں نہیں جاؤں گا۔ تب اس نے قلیل کچھ کھانا کھایا اور اٹھ کر چلا گیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے پھر اس جوان کو کہیں نہیں دیکھا۔



قصہ نمبر ۲۴

صوم الدہر

سیر الاولیاء میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کشتی میں سوار تھا اور دیگر یاران بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ سخت گرمی کا موسم تھا اور یارانِ دیگر قیلولہ میں مشغول ہوئے۔ میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی مگس رانی میں مشغول تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

''یاران کہاں ہیں؟''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

''کچھ قیلولہ کر رہے ہیں۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

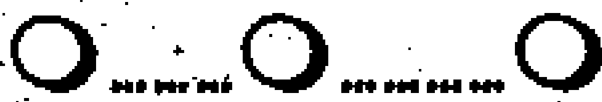
''تم آؤ میں تم سے کچھ کہوں جب تم دہلی پہنچو تو مجاہدہ اختیار کرنا، بیکار رہنا، کچھ بات نہیں ہے کہ روزہ رکھنا آدھا راستہ ہے اور باقی تمام اعمال مثل حج وغیرہ کے آدھا راستہ ہیں۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

''شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سفر صرف تمہارے لئے کیا تھا۔''

یعنی تم نے اس سفر میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے بہت سی نعمتیں حاصل کیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے مجھے اس قدر ذوق حاصل ہوا تھا کہ میں دریافت نہ کر سکا کہ کون سا مجاہدہ اختیار کروں۔ آخر یارانِ طریقت سے تذکرہ کیا اور ان ہی کے مشورے سے صوم الدہر اختیار کیا یعنی ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور صاف طور پر حکم نہیں ہوا تھا اسی لئے کبھی کبھی اس میں خلل پڑ جاتا ہے۔

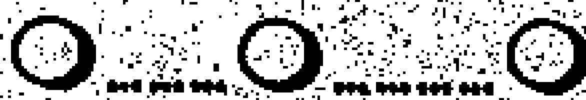


قصہ نمبر ۲۵

غیب سے رزق آنا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عہد غیاثی میں دو جتیل کے من بھر خربوزے آتے تھے اور ساری فصل گزر جاتی تھی اور میں خربوزے نہ چکھتا تھا اس بات سے نہایت خوش رہتا تھا اور تمنا کرتا تھا ساری فصل میرے کھائے گزر جائے تو بہت اچھا ہوگا۔ آخر فصل میں ایک شخص کچھ خربوزے اور کچھ روٹیاں لے کر میرے پاس آیا اور چونکہ وہ غیب سے تھا اس لئے میں نے اسے قبول کیا اور اسی روز کھالیا۔

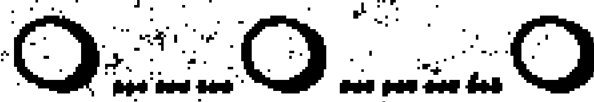
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ رات دن گزر کر دوسری رات آ گئی تھی کہ میں نے اور میرے تمام متعلقان و اہل خانہ نے کچھ نہ کھایا تھا اور ان دنوں ایک جتیل کی دو سیر میدہ کی روٹیاں آتی تھیں مگر میرے پاس ایک دانگ بھی نہ تھا کہ روٹی کھاتا اور ایسی حالت میں اگر کوئی شخص قندو شکر یا کپڑا ہدیہ لاتا تو اس کو فروخت کر کے غرض پوری کرنا ممکن تھا۔ مگر ایسا نہ کرتا جو غیب سے آتا اس کو کام میں لاتا ظاہر ہے کہ ایسی چیزوں سے بھوک کیسے رفع ہو سکتی ہے؟



قصہ نمبر ۲۶

خشک کھچڑی

خیر المجالس میں حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ جب میں دروازہ مندہ کے پاس حصار شہر کے برج میں رہتا تھا تو تین روز گزر گئے اور کچھ فتوحات نہ ہوئیں۔ آخر ایک شخص نے دروازہ پر آ کر کواڑ پر ہاتھ مارا۔ میں نے کسی سے کہا کہ جا کر دیکھو کہ دروازہ پر کون آیا ہے؟ اس نے دروازہ کھولا تو ایک شخص کھچڑی کا طباق لئے ہوئے تھا۔ اس نے وہ طباق دیا اور چلا گیا۔ جب وہ طباق لے کر اندر آیا تو میں نے اس سے کہا تم اس شخص کو پہچانتے ہو کہ کون تھا؟ اس نے کہا کہ میں نہیں پہچانتا وہ کون تھا؟ آخر میں ہم سب نے مل کر وہ کھچڑی کھائی اس خشک کھچڑی میں ہم کو ایسا لطف آیا کہ آج تک کسی کھانا میں نہیں آیا ہوگا۔

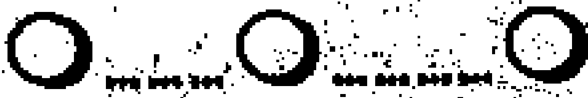


قصہ نمبر ۲۷

ہنوز ہم کو بھوکا رکھنا منظور ہے

سیر الاولیاء میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے غیاث پور میں سکونت اختیار کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں فقر و فاقہ بہت زیادہ تھا اور تین چار دن کے فاقوں کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یاران شہر میں زنبیل گردانی کرتے تھے اور جس قدر ٹکڑے روٹی کے میسر ہوتے بوقت افطار ان کو دستر خوان پر سجاتے اور روزہ کھولتے تھے۔ ایک دن یاران نے ٹکڑے دستر خوان پر رکھے تھے اور وقت افطار کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ ایک درویش آیا اور یہ خیال کر کے ان ٹکڑوں کو کھا گیا کہ شاید یہ ٹکڑے بچے پڑے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور فرمایا۔

"ہنوز ہم کو بھوکا رکھنا منظور ہے۔"



قصہ نمبر ۲۸

تم دین کے کام میں میرے مددگار رہو

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں فقر و فاقہ کی نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ تمام خادمان اور یاران ان کا حال بھی انتہائی خستہ ہو چکا تھا۔ ایک دن سلطان جلال الدین خلجی کو یہ خبر پہنچی تو اس نے کچھ فتوحات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روانہ کیں اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہو تو خدام خانقاہ کے لئے دیہات نذر کئے جائیں تاکہ بفراغت اطاعت خداوندی میں مصروف ہوں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان جلال الدین خلجی کی عرض قبول نہ کی۔ بعض خدام کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات کا علم ہوا تو بالاتفاق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ان دیہات کی آمدنی میں سے ایک پائی بھی وصول نہ کریں مگر ہم خدام کا بھوک اور فقر و فاقہ کی وجہ سے برا حال ہو رہا ہے۔"

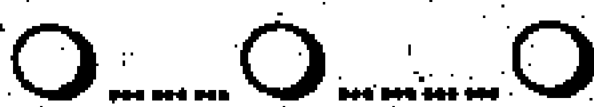
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی گزارشات سن کر سوچا کہ ان لوگوں کے کہنے سننے کا مجھے کوئی فکر نہیں ہے زیادہ سے زیادہ برایں نیست کہ یہ لوگ مجھ سے عاجز ہو کر چلے جائیں گے۔ ہاں! مگر یاران اعلیٰ سے مجھ کو مشورہ کرنا چاہئے تاکہ ان کا بھی امتحان ہو جائے کہ قبول دنیا کی بابت ان کی کیا رائے ہے؟ چنانچہ آپ

رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مخلصان سے مشورہ کیا کہ دیہات قبول کرنے چاہئیں کہ نہیں؟ سب نے کہا۔

"مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ اب تو ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کی روٹی کھاتے ہیں مگر دیہات معین کر لیں گے تو پھر ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کا پانی بھی نہ پئیں گے۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ یہ جواب سن کر بے حد خوش ہوئے اور فرمایا۔

"مجھے اور لوگوں کی پروا نہیں اور میرا مقصود تم لوگوں سے ہے پس تمہارے جواب نے میرا دل بہت خوش ہوا ہے۔ الحمدللہ! تم میرے دین کے کام میں مددگار ہو اور یاران کو ایسا ہونا چاہیے۔"



قصہ نمبر ۲۹

حالت استغناء

سیر الاولیاء میں منقول ہے جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن تشریف لے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کپڑے بے حد بوسیدہ اور میلے ہو گئے تھے۔ بی بی رانی رحمۃ اللہ علیہا زوجہ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا۔

"یہ کپڑے مجھے دے دو میں ان کو دھو کر پیوند لگا دیتی ہوں۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے شرم کی وجہ سے ان کو کپڑے نہ دیئے اور پھر انہوں نے بہت اصرار کیا اور حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی لنگی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دی کہ اس کا تہبند باندھ لو اور کپڑے مجھے دے دو۔ تب مجبور ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کپڑے اتار کر ان کو دیئے۔ انہوں نے دھو کر کرتہ میں گریبان کے پاس حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی دستار سے پارچہ لے کر پیوند لگا دیئے اور تیار کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دے دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عذر و معذرت کے ساتھ اور شکریہ کے ساتھ وہ کپڑے پہنے اور آخر عمر تک ان کے سلوک کو یاد رکھا اور حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بے حد محبت اور عنایت فرماتے رہے۔



قصہ نمبر ۳۰

محبت خداوندی کی خوشبو

سیر الاولیاء میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے جب شہر دہلی کے دروازے کے پاس سکونت اختیار کی تو نہایت پریشان تھا کہ میں بیچارہ کہاں اور معرفت خداوندی کہاں میں اس لائق نہیں ہوں کہ اس نعمت سے عزت پاؤں؟ پھر میں نے حضرت شیخ رسان رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر اسی نیت سے چلہ کیا کہ مقبولان بارگاہِ خداوندی میں میرا بھی شمار ہو جائے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت شیخ رسان رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر املی کا ایک درخت تھا جو کافی عرصہ سے خشک تھا۔ میرے چلہ کے دوران وہ تروتازہ ہو گیا۔ میں نے حضرت شیخ رسان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا۔

"حضرت! ان چالیس روز میں تو درخت کی کایا پلٹ گئی مگر میری حالت میں کچھ فرق نہیں آیا۔"

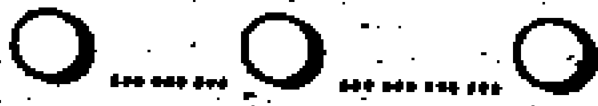
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے یہ کہہ کر اپنے گھر کی راہ لی۔ راستہ میں ایک بزرگ گرتے پڑتے چلے آرہے تھے میں نے جانا کہ یہ کوئی مست ہیں۔ میں ان کے سامنے سے ہٹ گیا وہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ میں دوسری طرف پلٹا تو وہ ادھر کو بھی آ گئے۔ آخر کار ناچار میں کھڑا ہو گیا اور دل میں کہا۔

"دیکھوں تو یہ شخص کون ہیں اور کیا کرتے ہیں؟"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب وہ میرے قریب آئے تو دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر مجھ سے بغلگیر ہوئے اور ان کے منہ اور سینہ سے مجھ کو عطر اور عنبر کی خوشبو آ رہی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت شیخ رساں رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔

"صوفی تمہارے سینہ سے محبت خداوندی کی خوشبو آتی ہے۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ کہتے ہی وہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ میں سمجھ گیا انشاء اللہ عزوجل محبت خداوندی اور معرفت خداوندی مجھے ضرور حاصل ہو گی کیونکہ شیخ رساں رحمۃ اللہ علیہ نے میرے حق میں ایسا ہی فرمایا ہے۔



قصہ نمبر ۳۱

میرا جانا اللہ کی طرف ہے

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ ایام فقر و فاقہ میں ایک شخص حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں حاضر ہوا اور جب فقر و فاقہ کی صورتحال دیکھی تو کہنے لگا۔

"میں علم کیمیاء سے واقف اور صنعت ذہبی پر قادر ہوں یعنی سونا بنانا جانتا ہوں اگر حکم ہو تو خادمانِ خانقاہ سے کسی کو یہ ہنر بتا دوں تاکہ فقر و فاقہ کی مشقت جاتی رہے اور فراخی حاصل ہو۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور فرمایا۔

"اے عزیز! مجھے نہ تیرے زر سے کام ہے اور نہ ہی ذہب سے۔ ذھابی الی اللہ یعنی میرا جانا اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے سوا باقی سب ہوس ہے۔"



قصہ نمبر ۳۲

نفس کشی کی انتہاء

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن دنوں میں پاک پتن میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں موجود تھا میرا ایک دوست جو عالم دین تھا اور میرا ہم درس تھا اور ہم دونوں علمی مسائل پر بحث کیا کرتے تھے وہ پاک پتن آیا اور جب اس نے مجھے بوسیدہ لباس میں دیکھا تو میرے حال پر افسوس کیا اور کہا تم نے یہ کیا حال بنا لیا اور اگر تم دہلی میں مدرس ہوتے تو یقیناً اس وقت مجتہد زمانہ ہوتے اور تمہاری زندگی اطمینان سے بسر ہوتی۔

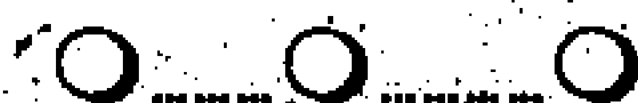
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے دوست کو کچھ جواب نہ دیا اور جب میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کشف باطنی سے میرے احوال سے آگاہ تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی دوست مل جائے اور وہ تمہارے حال پر افسوس کرے اور کہے کہ تم نے یہ کیا حال بنا رکھا ہے اور تم مدرس بن جاتے تو ایسے میں تم اسے کیا جواب دو گے؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور! جو آپ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کوئی ایسا کہے تو یہ شعر سنا دینا۔

نہ ہمرہی تو مرا راہ خویش گیرو برو

ترا سعادت باد امر نگوں ساری

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم لنگر خانے میں چلے جاؤ اور وہاں مختلف کھانے خوان میں سجا کر اپنے اس دوست کے پاس لے جاؤ۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور جب میرے دوست نے دیکھا تو روتا ہوا میرے پاس آیا اور سر سے خوان اتار کر کہنے لگا تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا میرے مرشد پاک نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ اس نے میری بات سنی تو کہا تمہارے مرشد نے تمہیں نفس کشی کے اس مقام تک پہنچا دیا ہے تم مجھے ان کے پاس لے چلو۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ پہلے کھانا کھا لو اور پھر میں تمہیں اپنے مرشد کے پاس لے چلوں گا۔ الغرض ہم دونوں نے کھانا کھایا اور جب کھانے سے فارغ ہوئے تو میرے دوست نے اپنے خادم سے کہا کہ وہ خوان اٹھا لے۔ میں نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور تم یہ خوان میرے سر پر رکھو اور میں جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس جاؤں گا۔ پھر میں اپنے دوست کو لے کر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا وہ دوست آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو گیا۔



قصہ نمبر ۳۲

مجھ کو رزاق مطلق بلا واسطہ رزق پہنچائے گا

کتاب جوامع الکلم میں منقول ہے ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کئی روز سے فاقہ تھا اور کچھ فتوحات نہ ہوئی تھیں۔ ایک معلم کو اس کی خبر ہوئی اور انہوں نے چند جولاہوں سے جو وہاں رہتے تھے سے اس کا ذکر کیا اور کہا نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ایک بزرگ تمہارے محلے میں ہیں اور کئی روز سے فاقے کر رہے ہیں تمہیں ان کی کوئی خبر نہیں ہے۔ جولاہوں نے اسی وقت کھانا تیار کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کھانے کو تناول کرنا چاہا تو ایک جولاہے کی زبان سے نکلا اس معلم پر اللہ کی رحمت ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا تم نے کیا کہا۔ اس جولاہے نے معلم کے بیان کی کیفیت عرض کی کہ اگر وہ معلم بیان نہ کرتا تو ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حال سے غافل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جولاہے کی زبان سے یہ کلام سن کر نہایت آزردہ ہوئے اور فرمایا قسم ہے سر شیخ کی میں ہرگز یہ کھانا نہ کھاؤں گا۔ جولاہے سخت پشیمان ہوئے اور عرض کیا اس مرد نے نادانستہ یہ بیہودہ گوئی کی ہے اس کی تقصیر معاف فرما دیں اور کھانا تناول فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو کچھ کیا تم نے خود کیا ہے اس کھانے کو لے جاؤ اور خود کھا لو مجھ کو رزاق مطلق بلا واسطہ رزق پہنچائے گا۔



قصہ نمبر ۳۴

فقر ظاہری کی دیگ

سیر العارفین میں منقول ہے ابتداء میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے جن دو لوگوں نے ارادت و خلافت کے درجات حاصل کیے۔ ان میں مولانا برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ پہلے خلیفہ ہیں اور انہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دکن کی طرف رخصت فرمایا تھا اور شہر برہان پور انہی کے نام پر آباد ہوا ہے۔ مولانا برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک شہر دولت آباد میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے خلیفہ مولانا کمال الدین یعقوب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ انہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گجرات کی طرف روانہ کیا تھا۔ شہر پٹن میں حوض شمس لنگ کے قریب مولانا کمال الدین یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ مبارک مرجع گاہ خلائق ہے۔ یہ دونوں بزرگ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت باسعادت میں مجاہدہ و ریاضت کے اندر مشغول تھے۔ ایک دفعہ چار روز سے کوئی فتوحات نہ ہوئی جس سے روزہ افطار کیا جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں ایک بزرگ اور ضعیفہ عورت رہتی تھی اور وہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ عقیدت رکھتی تھی۔ وہ چرخہ کات کر اس کی مزدوری سے جو خریدتی اور اس کا آٹا پیستی تو نان بے نمک پکا کر روزہ افطار کراتی تھی۔ اس روز ضعیفہ آدھ سیر کا آٹا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لائی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ اس آٹے کو ہنڈیا میں ڈال کر قدرے پانی کے ساتھ آگ پر رکھ دو شاید کوئی مہمان پہنچ جائے۔ مولانا کمال

الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی کیا اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلا دی۔ ہنڈیا میں اس قدر جوش آ رہا تھا اور اس قدر پک رہی تھی کہ جسم کے کسی بھی حصہ میں ایک بوند بھی گرتی تو آبلہ ڈال دیتی۔ اتنے میں ایک فقیر کمبل پوش آیا اور کہا اے شیخ! اگر کچھ ماحضر ہو تو میرے پاس لائیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا درویشوں کا کام شفقت کرنا ہے آپ تشریف لائیں ہنڈیا پک رہی ہے۔ درویش نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ خود اٹھیے اور میرے پاس ہنڈیا لے آیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت اٹھے اور آستین مبارک ہاتھ میں لپیٹ کر ہنڈیا کو اٹھایا تاکہ ہاتھ ہنڈیا سے نہ جل جائے۔ اس کے بعد وہ ہنڈیا لا کر ان درویش کی خدمت میں رکھ دی۔ درویش نے اپنا ہاتھ اس ہنڈیا میں ڈال کر کھانا شروع کر دیا حالانکہ ہنڈیا برابر جوش زن تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہنڈیا کو پکڑے ہوئے کھڑے تھے اور آخر کار جب وہ درویش کھا چکے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے ہنڈیا لے کر زمین پر دے ماری اور ہنڈیا ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ پھر اس درویش نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تم کو نعمت باطنی عنایت فرمائی ہے اور تمہاری فقر ظاہری کی دیگ کو میں نے توڑ دیا ہے۔"

پھر وہ درویش نظروں سے غائب ہو گیا اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس قدر فتوحات اور نذرانہ جات وشکرانہ کی آمد شروع ہوئی کہ حد حساب سے باہر اور ربط تقریر سے باہر ہے۔



قصہ نمبر ۳۵

شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی تعلیم

راحت القلوب میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جب میں پہلی مرتبہ پاک پتن حاضر ہوا تو شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) اس دعا کو یاد کرلو اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے یوں دعا کی تعلیم دی۔

"اے مخلوق پر فضل کرنے والے! اے عطاء و بخشش کے ساتھ دونوں ہاتھ کشادہ رکھنے والے اور اچھی اچھی بخششوں والے! اے بلا و بلیات کے دفع کرنے والے! حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود بھیجنے والے! ہمارے روزمرہ کے گناہوں کو معاف کردے اور ہمیں بخش دے۔ ہمیں اسلام پر موت دے اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا۔ تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین پر درود و سلام بکثرت بھیج کہ سب رحمت کرنے والوں سے بڑی رحمت کرنے والا تو ہے۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

"حضور بہت بہتر ہے۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ان دنوں انتہائی

استغراق میں مشغول تھا۔ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اس دعا کو یاد کر کے اس پر مواظبت کرو تو پھر میں تم کو اپنا خلیفہ بناؤں گا۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چنانچہ بہ فرمان کہ دعا گو ایسا ہی کرتا رہا اور شہر میں چلا آیا۔ میں تین بار دہلی سے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں۔



قصہ نمبر ۳۶

ان کی محبت اور خلوص آج بھی برقرار ہے

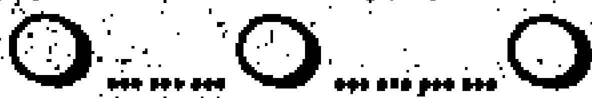
شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا ایک شخص میرا مرید ہوا اور کچھ عرصہ میرے پاس رہا پھر جب وہ میرے پاس سے چلا گیا تو اپنی پہلی حالت پر واپس آ گیا۔ اسی طرح ایک اور شخص میرا مرید ہوا اور وہ بھی جب تک میرے پاس رہا درست رہا مگر جب واپس گیا تو اپنے پہلے حال پر واپس لوٹ گیا مگر جب سے مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس آئے ہیں یہ اپنے پہلے حال کو واپس نہیں لوٹے اور ان کی محبت اور خلوص آج بھی برقرار ہے۔



قصہ نمبر ۳۷

دعا کے آداب کو ملحوظ رکھا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں ایک دعا تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کون ہے جو اس دعا کو یاد کرے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے متعلق ارشاد فرما رہے ہیں چنانچہ میں نے سلام کیا اور عرض کیا حضور! کیا میں اسے یاد کرلوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ دعا مجھے عطا فرمائی اور میں نے اس دعا کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پڑھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری اصلاح فرمائی اور فرمایا کہ یوں پڑھو۔ میں نے پھر پڑھا اور پھر وہ دعا مجھے یاد ہو گی۔ جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے واپس ہوا تو مولانا بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا تم نے مرشد پاک کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق دعا یاد کر لی اور تم نے دعا کے آداب کو ملحوظ رکھا جبکہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس دعا کو اس کے آداب کے ساتھ یاد رکھتا۔



قصہ نمبر ۳۸

گستاخی کی سزا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں سر منڈوا کر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے دہلی کی جانب عازمِ سفر ہوا اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے والا کمبل کا خرقہ پہن رکھا تھا اور دہلی پہنچنے کے بعد میں اس خرقہ کو پہنے جامع مسجد دہلی کی جانب روانہ ہوا تو راستہ میں میری ملاقات شرف الدین قیامی سے ہوئی۔ میں نے شرف الدین کو اپنے مرید ہونے کا واقعہ بتایا اور مرشد پاک سے ملنے والے خرقہ کے متعلق بتایا تو وہ غصہ میں آ گیا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں نازیبا کلمات کہے اور مجھے برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ مجھ میں ہمت تھی کہ میں اسے جواب دیتا مگر میں نے صبر کیا اور جب دوبارہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے تمام واقعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو رقت طاری ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے صبر کی تعریف کی اور جلال میں آ گئے اور فرمایا شرف الدین کو موت نے آن لیا۔

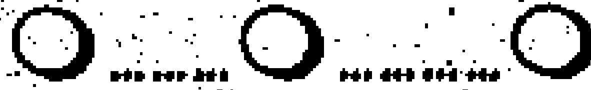
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں دہلی دوبارہ گیا تو پتہ چلا کہ شرف الدین اسی دن مر گیا تھا جس دن بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مرنے کی خبر دی تھی۔



قصہ نمبر ۳۹

کاملین کا چھونا بھی اثر رکھتا ہے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے کسی دن فرصت میں تعویذ لکھنے کی اجازت طلب کروں۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تعویذ لکھا کرتے تھے وہ موجود نہ تھے اور تعویذ لینے والوں کا ہجوم تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا تم تعویذ لکھو چنانچہ میں تعویذ لکھنے لگا اور ہجوم اس قدر زیادہ تھا کہ لوگ جھگڑنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا گھبرا گئے؟ میں نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ سب جانتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہیں تعویذ لکھنے کی اجازت ہے۔ پھر فرمایا کاملین کا ہاتھ سے چھونا بھی اثر رکھتا ہے۔



قصہ نمبر ۴۰

تم نے دیوار کیوں کودی؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے کچھ دوست پاک پتن آ رہے تھے راستہ میں سرسی کے جنگل میں ایک سانپ نے مجھے ڈس لیا اور میرے ایک ساتھی نے جس جگہ سانپ نے ڈسا تھا وہاں مضبوطی سے کپڑا باندھ دیا تاکہ زہر نہ پھیلے۔ جب ہم پاک پتن کے نزدیک پہنچے تو رات کا وقت تھا اور شہر کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ میرے ساتھیوں نے فیصلہ کیا کہ وہ دیوار پھلانگ کر شہر میں داخل ہو جائیں اور ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ قلعہ کی دیوار میں کئی سوراخ ہو گئے اور میرے ساتھی ان کے ذریعے اوپر چڑھ کر اندر کود گئے۔ میں خوفزدہ تھا میرے ایک ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بھی اوپر کھینچ لیا۔ ہم فجر کے وقت شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب کی خیریت دریافت کی مگر میری خیریت دریافت نہ فرمائی۔ پھر کچھ دیر بعد مجھ سے فرمایا۔

”سانپ کا ڈسنا تو اور بات ہے مگر تم نے دیوار کیوں کودی تھی؟“



قصہ نمبر ٤١

ہندوستان کی ولایت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے تم سے ایک دعا کہی تھی وہ تمہیں یاد ہے؟''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا جی حضور! مجھے یاد ہے۔ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کاغذ لاؤ میں کاغذ لے آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت نامہ لکھا۔ پھر اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! اس اجازت نامہ کو ہانسی میں مولانا جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کو اور دہلی میں قاضی منتجب کو دکھا دینا۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس وقت میرے دل میں یہ خیال گزرا۔ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کا نام نہیں لیا کہ انہیں بھی دکھانا مگر میں خاموش رہا کہ ہو سکتا ہے کہ اس میں بھی کوئی راز ہو۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں پاک پتن سے دہلی

واپس آیا۔ جب دہلی پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ ہفتم ماہ رمضان انتقال فرمایا ہے اور شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتاریخ تیرہ ماہ رمضان خلافت عطا فرمائی ہے۔ اسی روز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے خلافت عطا کرنے کے بعد یہ دعا دی۔

اسعدك الله تعالیٰ فی الدارین و رزقك علماً نافعاً و عملا مقبول

یعنی کہ دونوں جہانوں میں اللہ عزوجل تجھے نیک بخت کرے اور علم نافع و عمل مقبول عطا فرمائے۔ اس کے بعد شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"مجاہدہ میں بہت کوشش کرنا۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر مجھے دہلی کی طرف رخصت کرتے ہوئے فرمایا۔

"مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! بحکم خداوندی میں نے تمہیں ہندوستان کی ولایت بخشی اور اس ملک کو تمہاری پناہ میں چھوڑا اور اپنا نائب کیا۔"



قصہ نمبر ۴۲

عاجز کی دعا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مجھے پاک پتن میں شہداء کے قبرستان بھیجا۔ جب میں شہداء کی زیارت کے بعد لوٹا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہاری دعا نے اثر نہیں کیا۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے پاس شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی بات کا کچھ جواب نہ تھا۔ ایک دن میں شہداء کے قبرستان گیا اور جب واپس لوٹا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہاری دعا نے اب بھی کچھ اثر نہیں کیا۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس وقت میرا ایک دوست علی بہاری وہاں موجود تھا اس نے عرض کیا۔

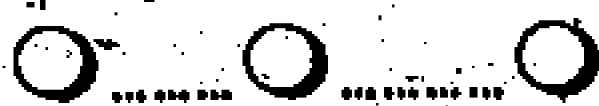
"حضور! ہم ناقص ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کامل ہیں پھر ہم ناقص و عاجز کی دعا کامل کے حق میں کیسے مقبول ہو سکتی ہے؟"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت

بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے علی بہاری کی بات نہ سنی اور پھر اس بات کو میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گوش گزار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"میں بارگاہِ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ تم بارگاہِ خداوندی میں جو بھی دعا کرو وہ قبول ہو۔ تم اور مولانا بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فلاں جگہ چلے جاؤ اور عبادتِ خداوندی میں مشغول رہو۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنا عصا عطا فرمایا اور میں مولانا بدر الدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ اس جگہ چلا گیا اور عبادتِ خداوندی میں مشغول رہا۔ اگلے دن شب بیداری کے بعد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔



قصہ نمبر ۴۳

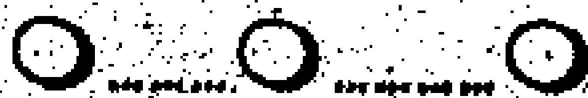
تمہاری ایک نگاہ ہی کافی ہو گی

شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے قبل جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا اور انہیں قرآن مجید حفظ کرنے کی وصیت کی اور پھر فاتحہ پڑھنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں دعا فرمائی۔

''اے اللہ! مولانا نظام (رحمۃ اللہ علیہ) کو مخلوق کے دروازے پر نہ لے جانا۔''

پھر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''مولانا نظام (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہیں دین و دنیا دونوں عطا کیے گئے اور ہر شے ایک دن ختم ہو جائے گی، تم دہلی چلے جاؤ تمہیں دہلی کی خلافت عطا کی جاتی ہے اور تم دہلی میں رہ کر اہل ہند کی رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دو اور میری بجائے تمہارا ایک دفعہ کسی پر نگاہ کرنا کافی ہو گا۔''

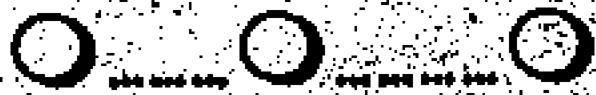


قصہ نمبر ۴۴

شرعی عذر

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مرضِ وصال میں مبتلا ہوئے اور اس دوران رمضان المبارک شروع ہو گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ بیماری کی وجہ سے کبھی روزہ رکھتے اور کبھی روزہ نہ رکھتے تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں خربوزہ پیش کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی دو قاشیں تناول فرما کر بقیہ خربوزہ میری جانب بڑھا دیا۔ میں اس وقت روزہ سے تھا مگر اس خیال سے کہ مرشد پاک کی عنایت ہے اور یہ سعادت ہر کسی کا مقدر نہیں ہوتی میں اسے کھا لیتا ہوں اور بعد میں کفارہ کے طور پر دو ماہ کے روزے رکھ لوں گا۔ میں نے جیسے ہی وہ خربوزہ کھانا چاہا آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ارادہ سے آگاہ ہو گئے اور فرمایا۔

”مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! ایسا نہ کرنا میں نے شرعی عذر کی بناء پر روزہ نہیں رکھا۔“



قصہ نمبر ۴۵

مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کی امانت

حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ جو دہلی میں مقیم تھے وہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی مرضِ وصال میں عیادت کے لئے پاک پتن تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرۂ خاص میں آرام فرما رہے تھے۔ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ میں داخل ہونا چاہا تو خدام نے روک دیا مگر پھر بھی حجرہ میں داخل ہو گئے اور قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کب آئے؟ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! ابھی آیا ہوں اور مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سلام کہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا وہ کیسے ہیں؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خرقہ خاص، مصلے اور عصا جو سلسلہ عالیہ چشتیہ کے تبرکات تھے وہ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیئے اور فرمایا۔

"یہ مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کی امانت ہیں تم میرے وصال کے بعد یہ امانت ان کے سپرد کر دینا۔"



قصہ نمبر ٤٦

شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کا موئے مبارک

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ محاسن شریف سے ایک موئے مبارک جدا ہو کر سامنے آیا میں نے اٹھ کر زمین خدمت کو بوسہ دیا اور عرض کیا حضور ایک مفروضہ ہے حکم ہو تو گزارش کروں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ جو بال مبارک ریش سے جدا ہوا ہے اگر فرمان ہو تو میں لے لوں، میں اسے دل و جان سے زیادہ عزیز رکھوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا ہی کرو۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس موئے مبارک کو نہایت احترام کے ساتھ کپڑے میں لپیٹا اور اپنے ساتھ دہلی لے آیا۔ پھر جو بیمار اور ملول میرے پاس آتا تو میں اس موئے مبارک کو اس اقرار پر دے دیتا حصول صحت کے بعد مجھے واپس کر دے گا۔

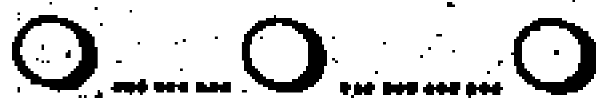


قصہ نمبر ٤٧

تعویذ کی گمشدگی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن مولانا تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ جو میرے یار و موافق تھے وہ آئے اور انہوں نے اپنے فرزند کے واسطے مجھ سے تعویذ یعنی شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا موئے مبارک طلب کیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس تعویذ کو ہر چند تلاش کیا مگر وہ نہ ملا حالانکہ میں نے اس کو رکھنے کے لئے ایک طاق مخصوص کر رکھا تھا۔ جب وہ نہ ملا تو میں نے مولانا تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ کو انکار کر دیا۔ اسی بیماری میں ان کا بیٹا فوت ہو گیا۔ پھر اس کے بعد ایک شخص مجھ سے تعویذ لینے آیا تو میں نے اسی طاق میں بدستور تعویذ رکھا پایا اور اسے دے دیا اور اس نے صحت یابی پائی۔



قصہ نمبر ۴۸

شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی کمال بزرگی

اخبار الاخیار میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب سماع کے اندر میں نے کسی صفت کا بیان سنا تو اس کو شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے اوصافِ حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ پر محمول کیا میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ایک دفعہ قوالوں سے یہ شعر سنا تھا۔

مخزام بدین صفت مبادا
کز چشم بدت رسد گزندے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شعر کے سننے سے مجھ کو شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی کمال بزرگی اور غایت لطافت اس قدر یاد آئی کہ میں خود رفتہ ہو گیا۔ پھر کچھ دن بھی نہ گزرے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصال پایا۔



قصہ نمبر ۴۹

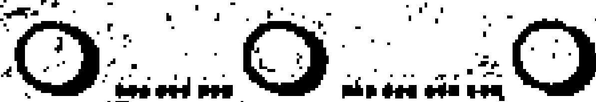
فرزند جانی

سیر الاولیاء میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن میں اور شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تم دونوں میرے فرزند ہو۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزند نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"تم فرزند ثانی ہو جبکہ یہ (حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ) فرزند جانی ہے۔"



قصہ نمبر ۵۰

میرے نظام (رحمۃ اللہ علیہ) کو خوش رکھنا

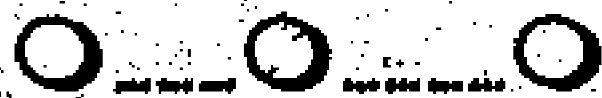
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں اور مولانا جمال الدین ہانسوی اور خواجہ شمس رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ یاران ایک ساتھ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے رخصت ہوئے۔ حضرت مولانا جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وصیت کی درخواست کی کیونکہ مشائخ کا طریقہ ہے کہ جب مرید کو رخصت کرتے ہیں تو از خود وصیت فرماتے ہیں اور اگر شیخ از خود وصیت نہ فرمائیں تو مرید خود درخواست کرتا ہے۔ مولانا جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کی درخواست کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"میری وصیت یہ ہے کہ اس سفر میں میرے نظام (رحمۃ اللہ علیہ) کو خوش رکھنا"۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مولانا جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ نہایت مہربانی اور اخلاق سے پیش آتے تھے۔ شمس دبیر رحمۃ اللہ علیہ جو معدن لطف و کرامت تھے میری نہایت تعظیم و تکریم بجالاتے تھے یہاں تک کہ ہم قصبہ گردہ میں پہنچے جو ہانسی سے ایک منزل ہے۔ یہاں کا حاکم مولانا جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کا دوست تھا وہ استقبال کے لئے آیا اور سعادت جان کر ہم سب کو اپنے گھر میں لے گیا اور ہماری بڑی خاطر مدارت کی۔ اس کے بعد ہم نے

اس سے رخصتی کی اجازت چاہی۔ اس نے عرض کیا کہ میں آپ کو اس وقت رخصت کروں گا جب بارش ہو گی اور ان دنوں بارش نہ ہوتی تھی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگرچہ مولانا جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں کچھ نہ فرمایا مگر باطن میں توجہ کی اور اسی شب خوب بارش ہوئی۔ اس قصبہ کا تمام علاقہ سیراب ہو گیا۔ لوگ اس کرامت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ صبح کو کئی گھوڑے سواری کے واسطے اور بہت سا ہدیہ حاضر کیا اور عرض کرنے لگے تمام احباب اس پر سوار ہو کر ہانسی تک تشریف لے جائیں۔ میرے حصہ میں جو گھوڑا آیا وہ نہایت بدلگام اور سرکش تھا۔ میں اس کو قابو نہ کر سکا اور دوستوں سے جدا ہو گیا۔ آخر صفرہ کے غلبہ سے بے ہوش ہو کر گھوڑے سے نیچے گر پڑا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نزع کا عالم ہے بے اختیار میں میری زبان سے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا نام جاری ہوا۔ اتنے میں ایک مسافر میرے پاس پہنچا اور اس نے میرے منہ پر پانی چھڑکا' تب جا کر مجھے ہوش آیا۔ خیال کیا کہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا نام بلاقصد میری زبان پر جاری ہوا تھا پس مجھ کو یقین ہو گیا کہ آخری وقت میں انہیں کی یاد میں دنیا سے سفر کروں گا۔



قصہ نمبر ۵۱

اس کلمہ کو بہت پڑھا کرے

سیر الاولیاء اور فوائد الفوائد میں منقول ہے کہ ایک دفعہ چند درویش حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت مہربانی سے ان کے ساتھ پیش آئے اور اپنے پاس بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر ان میں سے ایک درویش صاحب کرامت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا۔

"ایک رات میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انور کے پائین مراقبہ میں مشغول تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی میں نے اپنا سر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں رکھ دیا اور عرض کیا اللہ عزوجل کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کیا معاملہ رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو وہ دوستوں کے ساتھ کرتا ہے وہی میرے ساتھ بھی کیا اور فرمایا اگر کسی وقت میرے نظام (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس پہنچو تو کہنا اس کلمہ کو بہت پڑھا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَادَائِمَ الْعِزِّ وَالْبَقَا يَاذَا الْجَلَالِ وَالْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ يَا اَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ بحق اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔"



قصہ نمبر ۵۲

محبوبانِ اور خاصانِ بارگاہِ خدا

مولانا ضیاء الدین برنی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز اشراق کے وقت سے چاشت تک مجھے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت باسعادت میں رہنے کا موقع نصیب ہوا اور میں نے دیکھا بے شمار خلق خدا آتی ہے اور مرید ہو کر سعادت ابدی حاصل کرتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سب کی دستگیری فرماتے ہیں۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں گمان آیا بزرگانِ دین تو مرید کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نجانے کس سبب سے ہر ایک خاص و عام کو اپنے دائرۂ ارادت میں داخل فرماتے ہیں۔ اس خطرہ کے گزرتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہ مکاشف عالم تھے مجھ سے مخاطب ہوئے۔

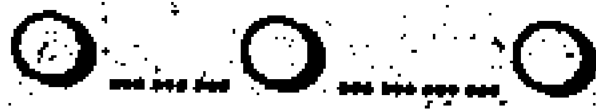
"مولانا ضیاء الدین! تم مجھ سے ہر ایک سوال کرتے ہو لیکن یہ سوال نہیں کیا کہ میں ہر آنے والے کو بلا تحقیق و تفتیش کس واسطے مرید کرتا ہوں؟"

مولانا ضیاء الدین برنی کہتے ہیں یہ الفاظ سن کر میں کانپ اٹھا اور فوراً سر قدموں میں رکھ دیا اور عرض کیا حضور! ایک عرصہ سے یہ وسوسہ میرے دل میں کھٹک رہا تھا اور اس وقت بھی یہ خیال دل میں آیا تھا اور نورِ باطن سے حضرت کو اس سے آگاہی ہوئی اور خود حضرت نے شفقت سے پوچھ لیا اب جو کچھ فرمان ہو ہم اس سے اطلاع

پائیں۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس اس معاملہ میں بہت سی حجتیں ہیں ان میں سے ایک حجت یہ ہے جو نہایت مقبول اور قابل اطمینان ہے وہ یہ ہے کہ ایک روز میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آگے سے قلم و دوات اور کاغذ اٹھا کر مجھے عنایت فرمایا کہ میری جگہ بیٹھ کر تعویذ لکھو اور حاجت مندوں کو دو میں چاہتا ہوں تم کو اپنا خلیفہ کروں اور خلیفہ بنانے میں اپنے شیخ کی اجازت چاہیے۔ آج سے میں نے تم کو اجازت دی کہ تعویذ لکھ کر دو اور جو مانگنے آئے اسے عطا کرو۔ جب سے میں نے تعویذ لکھنے شروع کئے اس روز سے میری طبیعت میں کچھ ملال پیدا ہوا۔ جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نورِ باطن سے مطلع ہو گئے اور فرمایا مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تم تھوڑی سی محنت میں ملول ہو گئے اس وقت کیا کرو گے جب بکثرت لوگ تمہارے دروازے پر آئیں گے اور ہر ایک اپنا مدعا عرض کرے گا۔ اس فرمان کے بعد میں نے دیکھا خلوت ہو گئی۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سر رکھ کر عرض کیا حضور! اگرچہ مخدوم مجھ کو اپنا خلیفہ بنانا چاہتے ہیں اور دولت عظیم سے سرفراز کرنا چاہتے ہیں مگر میں اس لائق کہاں ہوں کہ اس عظیم مرتبہ کو پہنچوں کیونکہ میری حیثیت سے یہ سب بے اندازہ ہے، میرے باب میں صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر شفقت ہی کافی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) تم نہیں جانتے ہو اس جامہ کو روزِ ازل سے تمہارے قد پر موزوں کیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ اللہ عزوجل نے تم کو علم و حلم و عشق اور کمال عقل عطا فرمائی ہے اور جو ان چاروں صفات سے متصف ہو وہ ضرور خلافت و مشائخ کے لائق ہے، اس سے یہ کام بخوبی انجام پائے گا۔ میں نے عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ اپنے کرم سے مجھ کو معاف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میری

اس بات سے متغیر ہوئے اور قبلہ رو بیٹھنے کا حکم دیا پھر ارشاد فرمایا مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! اگر تم جانتے ہو کہ کل قیامت کے روز بندہ فرید کو بارگاہ الٰہی میں آبرو ہوگی تو یقین جان لو کہ جب تک تمہارے کل مریدوں کو بہشت میں داخل نہ کرلوں گا خود قدم نہ رکھوں گا۔

مولانا ضیاء الدین برنی کہتے ہیں یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا اے ضیاء الدین! میرے شیخ ایسے بزرگ ہیں جن کی نسبت مجھ کو یقین ہے کہ وہ محبوبان اور خاصان بارگاہِ خدا سے تھے پس جب انہوں نے میرے مریدوں کے حق میں یہ کلام اور عہد فرمایا ہے تو پھر میں اپنا ہاتھ کیوں روکوں۔ پھر اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اَور فرمایا مجھ کو خلافت اس طرح دی گئی ہے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ میں متواتر عزیزانِ صادق القول سے سنتا ہوں کہ بہت سے لوگ میرے مرید ہو کر گناہوں سے باز رہتے ہیں اور اصلاح و تقویٰ حاصل کرتے ہیں۔ اگر میں ان کو مرید کرنے سے دریغ کروں تو یہ لوگ نیکیوں سے محروم ہو جائیں گے۔



قصہ نمبر ۵۳

رحمت حق سے واصل ہوئے

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مکان موضع کیلوکھری میں جامع مسجد کے قریب تھا۔ ہر شب جمعہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کی نماز کے واسطے اس میں رونق افروز ہوا کرتے تھے۔ بعد از فراغت نماز جمعہ پھر غیاث پور میں تشریف لاتے تھے اور تمام ایام بقیہ ہفتہ یہیں گزارتے تھے۔ الغرض! جب ضیاء الدین عماد الملک خانقاہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو چار سو اشرفیوں کے صرف سے مجلس سماع کا سامان مہیا کیا اور اسی روز آپ رحمۃ اللہ علیہ مع جملہ یاران و معتقدین کے خانقاہ میں رونق افروز ہوئے۔ اسی روز عماد الملک ضیاء الدین کو سماع میں ایسا وجد و ذوق حاصل ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زانو پر سر رکھ کر رحمت حق سے واصل ہوئے۔

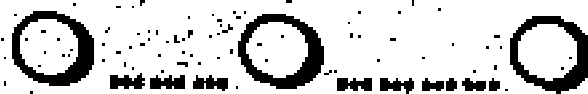


قصہ نمبر ٥٤

یہ کیوں نہیں چاہتے فقیر آرام سے بیٹھے؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہر روز اس قدر فتوحات پہنچتی تھیں کہ جن کا شمار و حساب ہی نہیں ہے اور شام تک آپ رحمۃ اللہ علیہ سب کچھ خرچ کر دیتے تھے۔ جو شخص قلیل لاتا تھا وہ کثیر لے جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عجب تصرف تھا کہ ہر وقت لینے والے اور حاجت مند آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در پر ہجوم کیے رہتے تھے۔ جس روز نقدی بکثرت آتی تھی اور خرچ نہ ہوتی تھی تو خاطر مبارک کو قرار نہ آتا تھا اور بار بار دریافت کرتے تھے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ ہر جمعہ کو خانقاہ شریف کے تمام حجروں میں جھاڑو دلواتے تھے اور تمام مال و اسباب ہر فقیر پر تقسیم کرتے تھے۔ بعد ازاں جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ اگر کسی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی خبر سنتے تھے تو فرماتے تھے۔

"یہ لوگ کیوں آتے ہیں اور کیوں نہیں چاہتے یہ فقیر آرام سے بیٹھے؟"



قصہ نمبر ۵۵

بلا امتیاز سلوک

جوامع الکلم میں منقول ہے جب خانقاہ نظامیہ میں کسی عرس کا موقع ہوتا تھا تو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بلا امتیاز نیک و بد ہر شخص کو کھانا اور نقدی وغیرہ عطا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک عرس کے موقع پر خواجہ اقبال نے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص تھے اور لنگر کے مہتمم تھے انہوں نے ایک عورت کو ایک روپیہ نقد اور ایک خوراک کھانا بھیجا حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے اس عورت کا وظیفہ دو خوراک کھانا اور دو روپیہ نقد تھا۔ جب وہ کھانا اور روپیہ اس عورت کے پاس پہنچے تو اس نے کہا میرا کھانا دو خوراک اور دو روپیہ مقرر ہے ضرور تم نے راستہ میں چرالیا ہے۔ خادم نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں مجھے تو خواجہ اقبال صاحب نے یہی دیا ہے۔ اس عورت نے اس کی ایک نہ سنی اور خادم کو نہایت سست کہا۔ خادم جب خواجہ اقبال کے پاس پہنچا تو اس چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر خواجہ اقبال نے پوچھا کیا ہوا ہے؟ اس نے تمام ماجرا سنا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بالا خانہ پر تشریف رکھتے تھے ان کی آواز سن کر فرمانے لگے کیا ہوا؟ خواجہ اقبال نے تمام واقعہ بیان کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرما کر کہا۔

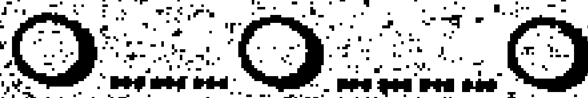
"اس عورت کو ایک خوراک کھانا اور ایک روپیہ اور بھجوا دو وہ مفلس ہے۔"



قصہ نمبر ۵۶

حاسدین ناکام ہوئے

خیر المجالس میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ کچھ حاسدوں نے سلطان قطب الدین کے سامنے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی بدگوئی کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اس کو ایسا بہکایا کہ وہ سلطان قطب الدین کو بہت برا بھلا کہتے ہیں ان کو ایسا نہ کہنا چاہیے کہ سلطان کی غیبت کریں اور پھر امراء سلطانی جو ان کی خدمت میں جاتے ہیں ان تمام باتوں کو سنتے ہیں اور یہ لوگ جو بھی نذر و نیاز لے کر جاتے ہیں وہ بھی دراصل سلطان ہی کا عطیہ ہے۔ الغرض! انہوں نے اس طرح کی باتیں کر کے سلطان کو اشتعال دلایا اور اس ناعاقبت اندیش نے اپنے غرور سلطنت اور کمال تکبر سے حکم دیا آج سے ہمارے لشکر میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نہ جائے گا اور کوئی ان کو نذر و نیاز نہ دے گا پھر میں دیکھوں گا کہ ان کے دستر خوان پر طعامہائے گوناگوں کہاں سے آتے ہیں اور کہاں سے لنگر جاری ہوتا ہے؟ جب یہ خبر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دستر خوان اور لنگر کو دگنی وسعت دے دی اور ایک تعویذ لکھ کر خواجہ اقبال کو عنایت فرمایا کہ اس کو ایک طاق میں رکھ دو اور جس چیز کی ضرورت ہو اس طاق میں بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ ڈالنا اور نکال لینا جب سلطان نے یہ واقعہ سنا تو نہایت شرمندہ اور متعجب ہوا۔



قصہ نمبر ۵۷

سلطان قطب الدین خلجی کی عداوت

روایات میں آتا ہے سلطان قطب الدین خلجی کو خانقاہِ نظامیہ کے لنگر میں اضافہ کی خبر ہوئی تو وہ اپنی عداوت میں مزید پختہ ہو گیا اور اس نے تمام شہر میں منادی کرا دی کہ کوئی دوکاندار حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے کسی خادم کو کوئی چیز فروخت نہ کرے گا یہاں تک کے کوئی سبزی فروش ترکاری بھی نہ بیچے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ حکم سنا تو اپنے مریدین کو حکم دیا کہ ہمارے باورچی خانہ میں جس چیز کی ضرورت ہو تو تمہیں چاہیے کہ شہر نظام آباد سے لے آؤ۔ خادمان اور مریدین نے عرض کیا حضور! اس شہر کے نواح میں تو کوئی شہر نظام آباد کے نام سے نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے کبھی اس کا نام سنا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دریائے جمنا کے پار تھوڑی دور جاؤ گے تو شہر نظام آباد ملے گا چنانچہ خدام گئے اور دیکھا کہ ایک شہر نہایت معمور اور آباد ہے۔ ہر قسم کے سامان سے دوکانیں آراستہ ہیں، غلہ وغیرہ اور ہر ایک چیز کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ خدام نے یہاں سے ضرورت کی تمام چیزیں خریدیں اور پیسے دینے لگے تو انہوں نے معذرت کے ساتھ کہا کہ یہ شہر اللہ عزوجل نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ہی نام سے آباد کیا ہے۔ یہاں جو کچھ ہے سب انہی کا ہی ہے چنانچہ ایک عرصہ تک خدام نے اسی شہر سے تمام اشیاء لا کر لنگر میں خرچ کیں۔



قصہ نمبر ۵۸

ایک عورت کا وظیفہ مقرر کرنے کا واقعہ

جوامع الکلم میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کے قریب ایک عورت کنویں سے پانی کھینچ رہی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے مادر مہربان! تم دریا کے کنارے پر کنویں سے پانی نکالنے کی زحمت کیوں کرتی ہو؟ اسے دریا سے بھر لو۔ عورت نے عرض کیا میرا خاوند بہت غریب آدمی ہے اور گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے چونکہ دریا کا پانی بھوک لگاتا ہے اسی واسطے ہم کنویں کا پانی پیتے ہیں۔ عورت کی یہ بات سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ زاروقطار رونے لگے اور خواجہ اقبال کو حکم دیا کہ اس عورت کے گھر میں جو کچھ خرچ ہو اس کو پہنچا دو تا کہ یہ کنویں کا پانی نہ پئیں۔ خواجہ اقبال نے ان کا وظیفہ مقرر کر دیا۔



قصہ نمبر ۵۹

لوگوں کی مشکل وقت میں مدد کرنا

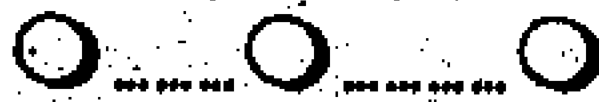
ایک دفعہ نہایت گرمی کا موسم تھا غیاث پور میں آگ لگ گئی اور بہت سے لوگوں کے مکانات جل کر خاکستر ہو گئے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ آگ دیکھتے تھے اور گریہ فرماتے تھے۔ جب آگ بجھ گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال کو حکم دیا کہ جس قدر مکانات جل گئے ہیں ان سب کو جا کر گنو اور ہر گھر میں دو خوان کھانا اور دو مٹکے پانی کے اور دو اشرفیاں پہنچا دو اور ہر ایک کی تسلی و تشفی کر و چنانچہ خواجہ اقبال نے اسی وقت اس خدمت کو انجام دیا۔ اس زمانہ میں دو روپیہ کے اندر بہت بڑا مکلّف چھپر بندھتا تھا اور دو خوان کھانا ایک جماعت کثیر کیلئے کافی ہوتا تھا۔



قصہ نمبر ٦٠

تم نے خوب دوکان لگائی ہے

منقول ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال کو آواز دی اور وہ حاضر نہ ہوئے اور ایک صاحبزادہ کم سن خواجہ عزیز نام کا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قرابت داروں میں سے تھا آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اقبال کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا کہ بزازوں کو مال دے رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فوراً اٹھ گئے اور خواجہ اقبال کے پاس پہنچے اور فرمایا اقبال تم نے خوب دوکان لگائی ہے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود تمام بزازوں میں ایک ایک کپڑا تقسیم کر کے باقی تمام اسباب فقراء میں بانٹ دیا۔



قصہ نمبر ٦١

مفلوک الحال سوداگر کی مدد

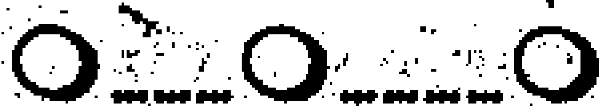
منقول ہے کہ ایک سوداگر ملتان جا رہا تھا راستہ میں لٹیروں نے تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ وہ بیچارا خستہ حال و پریشان ہو کر ملتان میں عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور! دہلی جانے کا قصد رکھتا ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی مہربانی ہو گی اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں میرے واسطے سفارش نامہ لکھیں تاکہ میرے حال پر وہ نظر کرم فرمائیں اور تجارت کے لئے سرمایہ مجھ کو بہم پہنچ جائے۔ حضرت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض قبول کی اور ایک رقعہ سفارش آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لکھ دیا۔ جب یہ شخص دہلی پہنچا تو وہ رقعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال کو حکم دیا کہ کل صبح چاشت کے وقت تک جو فتوحات آئیں اس شخص کے حوالہ کر دینا چنانچہ خواجہ اقبال نے دوسرے روز اس شخص کو ایک جگہ بٹھا دیا اور جو کچھ فتوحات آتی گئیں اس کے حوالہ کرتا گیا یہاں تک کے چاشت کے وقت وہ شخص اٹھا تو بارہ ہزار روپیہ اس کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی اور رخصت ہو گیا۔



قصہ نمبر ۶۲

دنیا کی جاروب کشی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت خانقاہ کے صحن میں جھاڑو دے رہی ہے۔ میں نے پوچھا تو کون ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں دنیا ہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان میں جاروب کشی کرتی ہوں۔ میں نے کہا کہ اے فتانہ! میرے گھر میں تیرا کیا کام میرے گھر سے نکل جا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر چند کے میں نے اسے کہا مگر وہ باہر نہ نکلی۔ آخر میں نے ایک انگلی اس کی گدی پر رکھ کر اسے باہر دھکیلا اور خانقاہ سے باہر نکال دیا اور وہ ایک انگلی جو میں نے اس کی گدی پر لگائی تھی اس کے موافق دنیا کا اثر مجھ پر ظاہر ہوا۔

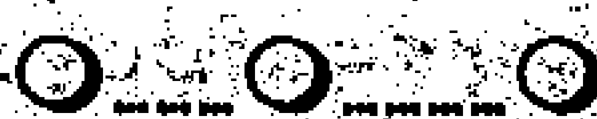




قصہ نمبر ٦٣

سنہری سانپ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابتدائے زمانہ میں جب میں مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تعلیم حاصل کر رہا تھا تو ایک روز مسجد میں خلوت تھی میں نے دیکھا کہ سنہری رنگ کے سانپ بولتے چلے آ رہے ہیں۔ میں حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگا تو ان سب کے آخر میں ایک سانپ دیکھا جو سب سے چھوٹا تھا۔ میں نے اسے پکڑنے کے خیال سے اپنی دستار اس پر ڈال دی پھر جو دیکھا کہ دستار کے نیچے اشرفیوں کا ڈھیر معلوم ہوا میں نے دستار اٹھا لی اور اشرفیوں کو وہیں رہنے دیا۔



قصہ نمبر ٦٤

شیخ کی ناراضگی سے ایمان کا خوف ہے

سلطان علاؤ الدین خلجی عاقل شخص تھا اس نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو امورِ دنیاوی کی رغبت ہے یا نہیں اس نے ایک عریضہ لکھا۔ جس میں منجملہ باتوں کے ایک بات یہ بھی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام عالم کے مخدوم ہیں اور دین و دنیا کے متعلق جس کی جو حاجت ہوتی ہے وہ بر آتی ہے، حق تعالیٰ نے مملکت دنیا کا اختیار اپنے اس بندہ کے ہاتھ میں دیا ہے لہٰذا بندہ امیدوار ہے کہ امورِ سلطنت میں سے کوئی کام یا مصلحت درپیش ہو تو بندہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کرے تا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوئی ایسی تدبیر بتائیں جس سے سلطنت اور بندہ کی جان کی خیریت ہو اور یہ بندہ اپنی بہتری اور برتری کے واسطے اس کو بجالانے کی کوشش کرے۔

تا کمر خدمت تو بر نہ بست
چرخ بخورشید نشد تاجور

پس اسی کے متعلق چند باتیں پیش خدمت کرتا ہوں تا کہ اپنی مبارک قلم سے ہر ایک بات کا جواب اس کے نیچے تحریر فرمائیں۔

آسائش خلائق و آرائش جہان
در طلعت مبارک درائے متین تست

الغرض! جب عریضہ مکمل ہو گیا تو خضر خان کے ہاتھ جو سلطان علاؤ الدین خلجی کا نہایت پیارا بیٹا تھا اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا مرید بھی تھا کے ہاتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ خضر خان نے حاضر خدمت ہو کر قدم بوسی کی اور وہ عریضہ پیش کیا۔ خضر خان کو اس قصہ کے متعلق کوئی خبر نہ تھی جب اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں عریضہ دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ عریضہ ملاحظہ فرمایا تو حاضرین مجلس سے کہا ہم فاتحہ پڑھتے ہیں۔ پھر فرمایا۔

"میں درویش ہوں مجھے بادشاہوں کے کام سے کیا سروکار، میں شہر سے باہر ایک گوشہ میں پڑا ہوں اور بادشاہ جملہ مسلمانوں کیلئے دعا گوئی میں مشغول ہوں اگر اس قسم کی بات بادشاہ دوبارہ کہیں گے تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا اور اللہ عزوجل کی زمین بے حد کشادہ ہے۔"

خضر خان نے یہ جواب سلطان علاؤ الدین خلجی تک پہنچا دیا۔ سلطان علاؤ الدین خلجی بہت خوش ہوا اور کہا کہ میں تو پہلے ہی جانتا تھا کہ یہ بات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ نسبت نہیں رکھتی مگر دشمنوں نے چاہا تھا مجھ کو مردانِ خدا کے مقابل لائیں جو ملک و سلطنت اور میرے خاندان کی تباہی کا باعث ہوتا۔ پھر اس کے سلطان علاؤ الدین خلجی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت معذرت کی اور کہلا بھیجا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ادنیٰ خادم اور معتقد ہوں مجھ سے یہ قصور ہوا ہے لہٰذا معاف فرما دیجئے اور اجازت دیں میں قدم بوسی کیلئے حاضر ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"سلطان کو آنے کی کوئی حاجت نہیں ہے میں غائبانہ دعا میں مشغول رہوں گا اور غائب کی دعا بہت اثر رکھتی ہے۔"

سلطان علاؤ الدین خلجی نے حاضری کے لئے بہت زور دیا تو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

"اس ضعیف کے مکان کے دو راستے ہیں بادشاہ ایک دروازے سے آئے گا تو میں دوسرے دروازے سے باہر چلا جاؤں گا۔"

سلطان علاؤ الدین خلجی نے اپنے زمانہ میں بہت چاہا کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو اور زیارت سے مستفیض ہو۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت نہ دی۔ آخر کار سلطان علاؤ الدین خلجی نے دل میں یہ ارادہ کیا کہ بغیر اطلاع کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ جو بادشاہ کے مصحف بردار تھے ان سے اس نے اپنے اس ارادہ کا ذکر کیا۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ متفکر ہوئے کہ اس بات کی اطلاع آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ دی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ضرور ناراض ہوں گے کیونکہ باوجود اطلاع کے میرا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ بتانا بے ادبی ہے اور میں جانتا ہوں یہ بات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف طبع ہے اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اطلاع کرتا ہوں تو بادشاہ ناراض ہو جاتا ہے۔ آخر کار حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے جان پر کھیل کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اطلاع کر دی کہ کل بادشاہ خفیہ طور پر خدمت عالیہ میں حاضر ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ سنتے ہی پاک پتن کی طرف روانہ ہو گئے۔ سلطان علاؤ الدین خلجی نے جو یہ سنا تو حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ سے کہا تم نے میرا راز فاش کیا ہے۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بادشاہ کی ناراضگی سے جان کا خوف ہے اور شیخ کی ناراضگی سے ایمان کا خوف ہے۔ سلطان علاؤ الدین خلجی، حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سن کر بے حد خوش ہوا۔ [illegible]

قصہ نمبر ۶۵

دہلی کی سلطنت پیشاب کی مانند ہے

چشتیہ بہشتیہ میں منقول ہے کہ ایک دن سلطان قطب الدین خلجی کا خانقاہِ نظامیہ کے آگے سے گزر ہوا۔ خلائق کے ہجوم اور اژدھام کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ ہے۔ سلطان قطب الدین خلجی یہ بات سن کر رنجیدہ ہوا اور کہا کہ ان سے کہو کہ میرے شہر سے چلے جائیں یا پھر کوئی کرامت دکھائیں؟ پھر اسی وقت سلطان قطب الدین خلجی کے پیٹ میں درد ہوا اور لحظہ بہ لحظہ بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ محل میں پہنچ کر طبیبوں نے اس کا علاج شروع کر دیا مگر ان کے علاج کا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ تکلیف بڑھی اور کوئی دعا مؤثر نہ ہوئی تو سمجھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کا نتیجہ ہے جو میں اس حال میں ہوں۔ سلطان قطب الدین خلجی نے فوراً ہی ایک شخص کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا اور دعا کروانی چاہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"بندہ کو کارخانہ قدرت میں کیا دخل ہے؟"

وہ شخص واپس لوٹ گیا اور سلطان قطب الدین خلجی سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا جواب بتایا۔ اتنی دیر میں بادشاہ کی درد کی وجہ سے اور بھی حالت تباہ ہو گئی اور ہلاکت کے نزدیک پہنچ گیا۔ جب بادشاہ کی ماں نے یہ حال سنا تو اسی وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں گریہ زاری کرتی ہوئی حاضر ہوئی۔ قدم بوسی کی اور اپنے

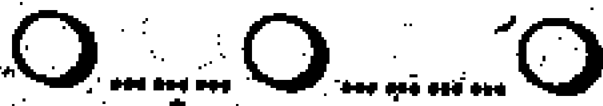
فرزند کے لئے دعا کی التجا کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اگر بادشاہ اپنی خاص مہر سے دہلی کی سلطنت اس فقیر کے نام لکھ دے تو وہ کاغذ اور سلطان کا قارورہ لے کر حاضر ہو۔"

سلطان قطب الدین خلجی کی والدہ اسی وقت گئی اور سلطنت کا کاغذ تیار کر کے مع قارورہ لے کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کاغذ اس قارورہ میں ڈال دیا اور فرمایا۔

"درویش کے نزدیک دہلی کی سلطنت اس پیشاب کی مانند ہے۔"

پھر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان قطب الدین خلجی کے لئے دعا فرمائی اور وہ تندرست ہو گیا۔



قصہ نمبر ٦٦

بیت المال مستحقین میں تقسیم فرما دیا

منقول ہے جب خسرو خان، سلطان قطب الدین خلجی اور اس کی اولاد کو قتل کر کے دہلی کے تخت پر متمکن ہوا اور قطب الدین خلجی کی بیوی سے شادی بھی کر لی تو اس نے تمام علماء و مشائخ دہلی کی خدمت میں بے شمار ہدیے اور تحفے ارسال کیے جن کو بے شمار مشائخ نے قبول بھی کر لیا اور بے شمار مشائخ نے واپس بھی کر دیئے چنانچہ سیّد علاؤ الدین اور شیخ وحید الدین اور شیخ عثمان سیاح رحمۃ اللہ علیہم نے ہدیہ قبول نہ کیا اور ان کے علاوہ جن لوگوں نے قبول کیا انہوں نے اسے بطور امانت رکھ چھوڑا۔ وہ جانتے تھے خسرو خان کی حکومت قائم رہنے والی نہیں ہے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی خسرو خان نے پانچ لاکھ روپیہ نذر بھیجے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے قبول کر کے فقراء و مساکین کو تقسیم کر دیا۔ اس کے چار مہینے بعد غازی الملک نے شہر دیالپور سے خسرو خان پر فوج کشی کی اور اسے قتل کر کے دہلی کا بادشاہ بنا۔ بادشاہ بننے کے بعد اس نے اپنا نام غیاث الدین تغلق رکھا۔ غیاث الدین تغلق نے خزانہ کا انتظام سنبھالا اور خسرو خان نے جتنا روپیہ درویشوں میں تقسیم کیا تھا اسے واپس مانگا۔ جن درویشوں نے اسے امانت رکھ کر چھوڑا تھا انہوں نے واپس کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جب مال مانگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ بیت المال تھا اور میں نے مستحقین تک پہنچا دیا۔



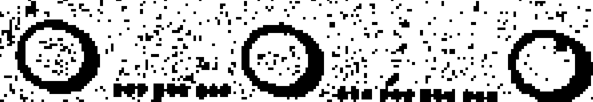
قصہ نمبر ٦٧

غیب سے اشعار القاء ہونا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب آخر شب ہوتی تو ایک شعر غیب سے میرے دل پر القاء کیا جاتا ہے اور صبح تک میں اس شعر کو پڑھ پڑھ کر لطف اندوز ہوتا ہوں۔ آج مجھ پر یہ شعر القاء کیا گیا ہے۔

ورنہ مانیم عذر ما بپذیر
اے بسا آرزو کہ خاک شدہ
گر مجانیم زندہ برد وزیم
سامنے کز فراق چاک شدہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میں نے یہ شعر دوسری مرتبہ پڑھا تو ایک عورت میرے سامنے آ گئی اور نہایت عجز و الحاح کے ساتھ عرض کرنے لگی آپ کو یہ شعر پڑھنا چاہیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین مجلس سے اس کی تعبیر پوچھی۔ قاضی اشرف الدین جن کو کبھی فیروز بھی کہتے تھے نے عرض کیا حضرت! کیا یہ معاملہ عالم واقع یعنی خواب کا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں بلکہ ایسے ہے جیسے میں اور تم اس وقت بیٹھے ہیں۔ قاضی اشرف الدین نے عرض کیا حضور! وہ دنیا ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جدا نہیں ہونا چاہتی۔



قصہ نمبر ۶۸

حق تعالیٰ کی جانب سے وظیفہ مقرر کیا جانا

ایک بزرگ نے بعد وفات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جنت میں تخت پر جلوہ افروز ہیں اور ان سے فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے میرا ہر روز کا وظیفہ مقرر کر رکھا ہے۔ وہ بزرگ بہ سبب ہیبت و عظمت کے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت نہ کر سکے کہ وہ وظیفہ کیا ہے؟ آخر خود ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"دنیا میں اللہ عزوجل نے مجھ سے مخلوق کو وظیفہ دلوایا ہے اور اپنے فضل وکرم سے اس کو قبول فرمایا ہے اس کے بدلے میرا یہ وظیفہ مقرر کیا گیا ہے کہ ہر روز کئی ہزار دوزخیوں کو میرے سبب بخش دیتا ہے۔"

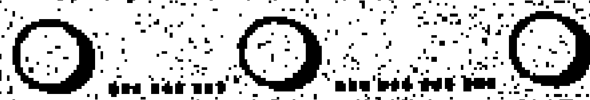


قصہ نمبر ۶۹

ارنکل کی فتح کی نوید سنانا

مولانا ضیاء الدین کہتے ہیں ایک دفعہ سلطان علاؤ الدین محمد نے اپنے ملازم قنبر بیگ کو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روانہ کیا اور یہ عرض کیا کہ میں نے اپنے بھائی الغ خان کے ہمراہ ارنکل کی جانب لشکر روانہ کیا تھا اور ارنکل جنوب کی طرف ایک ولایت ہے مدت ہوئی وہاں سے کچھ خبر نہیں آئی لہٰذا مجھ کو اپنے برادرِ حقیقی اور دیگر مجاہدین کی طرف سے سخت تردد لاحق ہے، بہ مجبوری ارادہ کیا ہے کہ خود مع لشکر وفوج کے اس طرف روانہ ہو جاؤں اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ قدم رنجہ فرما کر میرے قلب تاریک کو اپنے نورِ جمال سے منور فرمائیں اور مصلحت کار سے جو خاطر پر منکشف ہو اس سے آگاہی بخشیں تو اس پر عمل کیا جائے۔ اس معروضہ سے سلطان علاؤ الدین محمد کا خاص مقصد یہ تھا کہ کسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے محل میں تشریف لائیں اور اس کو سلاطین عالم میں شرف و امتیاز حاصل ہو۔ قنبر بیگ نے جب یہ معروضہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تھوڑی دیر مراقبہ کر کے فرمایا خدمت سلطانی میں میری طرف سے دعا و سلام کے بعد کہنا کہ تم کو جو اہل اسلام سے غمخواری اور ہمدردی ہے تو میں بھی اس میں مشغول ہوں انشاء اللہ عزوجل کل وقت چاشت تم کو ارنکل کے فتح ہونے کی خوشخبری پہنچے گی اور عنقریب چند ہی روز میں تمہارا بھائی بھی مع لشکر کے بخیر و عافیت تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔

مولانا ضیاء الدین کہتے ہیں کہ قنبر بیگ نے یہ جواب سن کر سلطان کو علاؤ الدین محمد کو جا کر سنایا۔ سلطان علاؤ الدین محمد کے قلب مضطر کو از حد اطمینان حاصل ہوا اور دل میں نیت کی کل جس وقت فتح ارنگل کا مژدہ آئے گا تو فوراً پانچ سو دینار زر سرخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ﷫ کی خدمت میں نذرانہ ارسال کروں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا دوسرے روز ناقہ سوار مع عریضہ و بشارت فتح ارنگل خدمت سلطانی میں حاضر ہوا۔ سلطان علاؤ الدین محمد نے اسی وقت پانچ سو دینار زر سرخ درویشان خانقاہ کے واسطے بارگاہ محبوبی میں ارسال کیں اور آپ ﷫ کے متعلق اس کا اعتقاد پہلے سے سوگنا بڑھ گیا۔ جب اشرفیاں و مراسلہ سلطانی، آپ ﷫ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت خانقاہ میں ایک درویش اسفندیار نامی خراسان سے آیا بیٹھا تھا وہ اشرفیوں کو دیکھ کر عرض کرنے لگا یا شیخ الهدایا مشترک یعنی کہ اس ہدیہ میں میرا بھی حصہ ہے۔ آپ ﷫ نے فرمایا تنہا ہی خوشتر و بہتر ہے۔ درویش یہ جواب سن کر افسردہ ہوا اور اٹھ کر چلنے لگا۔ آپ ﷫ نے فرمایا ان اشرفیوں کو کیوں چھوڑ کر جا رہے ہو میرا مطلب تھا کہ یہ تنہا تمہارے ہی لئے ہیں اور ان میں کسی کی شرکت نہیں ہے۔ درویش یہ جواب سن کر بہت خوش ہوا اور ان کو اٹھانا چاہا تو وزن زیادہ تھا اس سے اٹھ نہ سکیں۔ تب آپ ﷫ نے خادم کو حکم دیا کہ اس کی مدد کرو چنانچہ انہوں نے وہ اشرفیاں درویش کے مقام تک پہنچا دیں۔



قصہ نمبر ۷۰

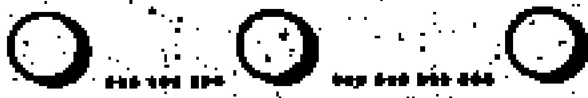
شراب نوشی سے توبہ

سیر العارفین میں حضرت حسن بن علاء سنجری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ شہر دہلی میں ایک بزار شمس الدین نامی تھا۔ ابتداء میں اسے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت باسعادت میں خوش اعتقادی حاصل نہ تھی اور اکثر برائی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتا تھا۔ ایک دفعہ یہ بزار عصر کے وقت موضع افغان پورہ میں جو کہ جمنا کے کنارے پر واقع تھا میں پہنچا۔ اس موضع میں سے شراب خرید کر لب دریا ایک سبزہ زار میں گیا اور اس کا ارتکاب کرنا چاہا۔ یکا یک اس نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سامنے کھڑے انگلی کے اشارہ سے منع فرما رہے ہیں۔ جوں ہی اس بزاز نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صورت دیکھی تو جامِ شراب ہاتھ سے پھینک دیا اور توبہ کی۔ اس کے بعد باوضو ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں قدم بوسی کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"جس کے نصیب میں سعادت ہوتی ہے وہ گناہوں سے باز آ جاتا ہے۔"

پھر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اس بزار کو شرف ارادت سے مشرف کیا۔ دوسرے دن شمس الدین موصوف نے اپنا تمام اسباب و جائیداد فروخت کی اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو درویشان خانقاہ کی نذر کر دیا اور خود انہوں نے ترک و تجرید پر کمر باندھی چنانچہ وہ مقبولان بارگاہ الٰہی میں سے ہو گئے۔

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے جب میں رخصت لے کر اودھ کی طرف روانہ ہوا تو قصبہ بیتابی میں شمس الدین سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے دیکھا انہوں نے ایک گدڑی پہنی ہوئی ہے اور ایک بدھنی جس کے گلے میں رسی باندھ رکھی ہے اور ایک لکڑی ان کے پاس ہے اور ایک درویش کا ساتھ بھی ہے۔ میں نے پوچھا کیسا حال ہے؟ انہوں نے کہا الحمد للہ! بہت اچھا ہے اور سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے نہایت شاد و خرم ہوں، ابواب فتح میرے دل پر کشادہ ہو چکے ہیں اور اب بہار جانے کا قصد رکھتا ہوں۔ میں نے کہا یہ چمڑے کی چھاگل مجھ سے لے لو۔ انہوں نے کہا میرا قیام اکثر مساجد میں ہوتا ہے اور اس مٹی کی بدھنی کی طرف کوئی نظر نہیں کرتا اگر میں یہ چمڑے کی چھاگل اپنے پاس رکھوں گا تو شاید کوئی طمع کرے اور یہ کہہ کر میرے ہاتھ چومے اور فاتحہ کی درخواست کی اور پھر روانہ ہو گئے۔



قصہ نمبر ۷۱

کھانے میں برکت کا قصہ

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک مرید نے دعوت دی اور انہوں نے سماع کے لئے قوال بھی بلائے۔ جب سماع شروع ہوا تو کئی ہزار آدمی اطراف و جوانب سے آ کر جمع ہو گئے جبکہ کھانا صرف اسی قدر تھا کہ پچاس یا ساٹھ آدمی کھا سکیں۔ سماع سے فارغ ہو کر صاحب خانہ اس ہجوم کو دیکھ کر ہراساں اور پریشان ہوئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ حال روشن ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مبشر خادم سے فرمایا۔

"لوگوں کے ہاتھ دھلواؤ اور دس دس آدمیوں کو اکٹھے بٹھا کر کھانا تقسیم کرو۔ ایک ایک رکابی سالن ان کے آگے رکھو اور ہر روٹی کے چار ٹکڑے کر کے ڈال دو اور بسم اللہ کہو۔"

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا ہی کیا گیا کہ اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سے تمام لوگوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر بھی بہت سا کھانا بچ گیا۔



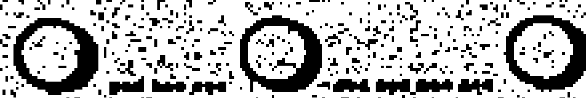
قصہ نمبر ۷۲

غیبی خزانہ

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں دہلی میں ایک ترک تلیغہ نامی شخص سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے بہت اعتقاد رکھتا تھا۔ ایک دفعہ یہ ترک سو اشرفیاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نذر کے واسطے لایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قبول نہ فرمایا۔ ترک نہایت رنجیدہ اور افسردہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے رنج و ملال کو معلوم کر کے ایک اشرفی قبول فرمائی جب بھی اس کا رنج رفع نہ ہوا اور اسی طرح مخزون و غمگین رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

"تھوڑی دیر جمنا دریا کو دیکھتے رہو۔"

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس نے جو دریا کو غور سے دیکھا تو تمام دریا زر سرخ ہو گیا۔ فوراً ہی اس نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرنا مگر وہ ضبط نہ رکھ سکا اور خانقاہ شریف سے باہر نکلتے ہی یہ راز بیان کر دیا۔



قصہ نمبر ۷۳

گمشدہ فرمان مل گیا

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قصبہ سرساوہ میں ایک شخص کے گھر میں آگ لگ گئی اور تمام مال و اسباب مع فرمان کے جل کر خاکستر ہو گیا۔ یہ شخص دہلی آیا اور ایک مدت تک اس نے دیوان شاہی میں دوڑ دھوپ کر کے دوبارہ فرمان حاصل کیا کیونکہ اس زمانہ میں بڑی طاقت سے فرمان حاصل ہوتے تھے۔ اتفاق سے یہ فرمان بھی اس کی بغل سے نکل پڑا اور گم ہو گیا۔ اس نے ہر چند اسے تلاش کیا مگر پتہ نہ لگا۔ آخرکار گریہ زاری کرتا ہوا سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور تمام صورتحال بیان کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"مولانا! تم نذر مانو اگر تمہارا فرمان تمہیں مل گیا تو تم شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز دلواؤ گے۔"

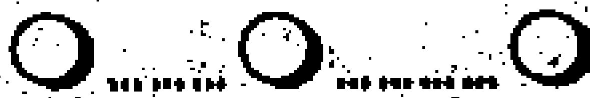
حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس نے دل و جان سے نذر مان لی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"مولانا! کیا ہی اچھا ہو کہ تم اسی وقت حلوہ خرید کر لاؤ اور نیاز

دلواؤ۔"

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اس نے عرض کیا حضور بہتر ہے اور پھر اسی وقت خانقاہ سے باہر آئے، دروازہ پر ہی حلوائی کی دوکان تھی اس سے حلوہ مانگا۔ حلوائی نے حلوہ تول کر کاغذ کو حلوہ دینے کے واسطے پھاڑنے لگا تو اس نے کاغذ کو غور سے دیکھا تو یہ وہی فرمان تھا جو ان کا گم ہو گیا تھا۔ انہوں نے کاغذ کو حلوائی سے مانگ لیا اور حلوا لے کر خوشی خوشی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام احوال بیان کیا۔ تمام حاضرین مجلس اس کرامت کے اظہار سے خوش ہوئے اور سب نے اپنے اعتقاد کو تازہ کیا۔

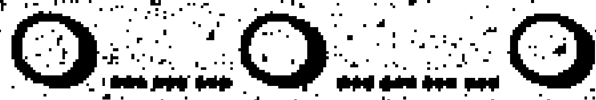


قصہ نمبر ۷۴

جب تم کو کچھ ضرورت ہو میرے پاس آ جانا

اخبار الاخیار میں مذکور ہے چند آدمیوں نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا قصد کیا اور ہر ایک نے بطورِ تحفہ کچھ چیزیں خریدیں۔ ان میں سے ایک طالب علم بھی تھا اس نے خیال کیا کہ سب چیزیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھی جائیں گی اور خادم اٹھالیں گے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خبر نہ ہوگی کہ کیا چیز ہے؟ پس اس نے تھوڑی مٹی ایک پڑیا میں ڈالی اور اس کو لے کر خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے سب ساتھیوں نے اپنے اپنے ہدایا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آگے رکھے۔ اس نے بھی اپنی پڑیا رکھ دی۔ خادم نے جب سب چیزیں اٹھائیں تو اس کی پڑیا بھی اٹھانی چاہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسے رہنے دو یہ میرے واسطے سرمہ لائے ہیں۔ اس نے یہ اشارہ سنا تو بے حد شرمندہ ہوا اور توبہ کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بڑی مہربانی فرمائی اور فرمایا۔

"جب تم کو کچھ ضرورت ہو میرے پاس آ جانا۔"



قصہ نمبر ۷۵

یہ اس سے بہتر ہے

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھانا لئے جا رہا تھا کہ راستہ میں اس کے دل میں خیال آیا اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہاتھ سے میرے منہ میں نوالہ ڈالیں تو میری بڑی خوش نصیبی ہے۔ جب یہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسی وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آگے سے دسترخوان اٹھایا گیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پان منہ میں رکھا تھا جونہی یہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے منہ سے پان نکال کر اس کے منہ میں رکھ دیا اور فرمایا۔

"یہ اس سے بہتر ہے۔"



قصہ نمبر ۷۶

جاؤ وضو کر آؤ

حضرت قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے گھر سے وضو کر کے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تجدید وضو نہ کرنے سے دل میں خلش ہو رہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نورِ باطن سے میرے اس حال کو دریافت فرما کر ارشاد فرمایا۔

''ایک دفعہ سیّد اجل کے صاحبزادے میرے پاس آئے میں نے ہر چند کے ان کے ساتھ کلام کیا مگر وہ شگفتہ خاطر نہ ہوئے آخر میں نے کہا سیّد کیا حال ہے؟ میں تم سے بات کرتا ہوں اور تم غائب ہو۔ اس نے کہا مخدوم میں گھر سے وضو کر کے آیا تھا ہنوز تجدید وضو نہیں کیا اسی سبب سے متوحش ہوں۔ میں نے کہا کہ جاؤ وضو کر کے دلجمعی سے بیٹھو۔''

حضرت قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ بیان کر چکے تو میں نے کھڑے ہو کر کہا حضور! میرے ساتھ بھی یہی واقعہ ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرما کر فرمایا۔

''جاؤ وضو کر آؤ۔''



قصہ نمبر ۷۷

تم نے اس پیر مرد کو خوب پہچانا

سیر الاولیاء میں مذکور ہے ایک مرتبہ حضرت مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آ رہے تھے کہ دیکھا کہ سامنے سے ایک پیر مرد عابدوں کی صورت میں جائے نماز کندھے پر ڈالے اور ایک ہاتھ میں عصا اور ایک ہاتھ میں تسبیح لئے چلا آ رہا تھا جب وہ ان کے سامنے آیا تو سلام کیا اور کہنے لگا مولانا! میں مسافر ہوں اور دور دراز سے آیا ہوں۔ یہ سفر میں نے اس لئے کیا ہے جو مشکلات علمی ہیں تم سے حل کروں۔ پھر اس نے عالمانہ طور پر سوالات کرنے شروع کر دیئے۔ مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے تمام سوالات حل کر کے نہایت شافی جوابات دیئے مگر دل میں کہتے تھے کہ یہ شخص شہر کا رہنے والا تو معلوم نہیں ہوتا پھر بھی اس کے پاس اس قدر علم کہاں سے آیا اور اس نے کہاں سے حاصل کیا؟ پھر جب وہ پیر مرد بحث سے فارغ ہوا تو کہنے لگا مولانا! تم کہاں جاتے ہو؟ مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ تو اس قدر علوم نہیں رکھتے میں کئی مرتبہ ان کے پاس گیا ہوں اور ان سے علمی سوالات کئے ہیں ان کی نسبت تو تم ہی علم زیادہ رکھتے ہو۔ مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے فرمایا تم کیا کہتے ہو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل نے

علم لدنی عطا فرمایا ہے وہ علم میں متبحر ہیں۔ اس نے پھر وہی کہا مولانا! تم کو معلوم نہیں ہے میں کئی بار ان کے پاس گیا ہوں اور ان کی علمی لیاقت دیکھی ہے وہ تو کچھ بھی علم نہیں رکھتے۔

مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی باتیں سن کر میں نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا تو وہ پیر مرد جو کہ میرے پاس کھڑا باتیں کر رہا تھا کہنے لگا مولانا! یہ نہ پڑھو۔

مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شیطان ہے۔ میں نے پھر لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا تو وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ پھر میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو تمام واقعہ انہیں بیان کرنے ہی والا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"مولانا! تم نے اس پیر مرد کو خوب پہچانا ورنہ اس شیطان نے تمہارا ایمان خراب کر دیا تھا۔"



قصہ نمبر ۷۸

بدسلوکی پر بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کیا

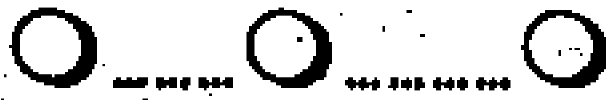
ایک دفعہ ساٹھ درویش حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے اور انہوں نے خانقاہ کے صحن میں گانا اور ناچنا شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں بھی دیتے جاتے تھے۔ آخر جب وہ فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ ساٹھ طباق کھانا لنگر سے لا کر ان کو دے دو۔ جب کھانا ان کے سامنے آیا تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سخت سست کہنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"یہ کھانا اس چیز سے برا نہیں ہے جو نواح قرن میں تم نے کھائی تھی۔"

درویش اس بات کو سن کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑے اور پھر ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے کہ جو کرامت ہم دیکھنا چاہتے تھے وہ ہم نے دیکھ لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر مہربانی فرمائی اور خود بالا خانہ پر تشریف لے گئے۔

درویشوں نے کھانا کھایا اور لوگوں نے ان کی کیفیت دریافت کی تو کہنے لگے ہم ایک دفعہ نواح قرن میں سفر کر رہے تھے۔ رفتہ رفتہ ایک جنگل میں پہنچے جہاں تین روز تک کھانے کی کوئی چیز میسر نہ آئی اور وہیں ہمارا اس جگہ سے بھی گزر ہوا

جہاں حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے دندانہائے مبارک کا مزار ہے۔ اس کی زیارت سے ہم مشرف ہوئے۔ پھر ہم نے وہاں ایک اونٹ مردہ دیکھا جو کہ سڑ رہا تھا ہم نے اس میں سے کچھ گوشت کاٹ کر پکایا اور کھالیا کیونکہ بھوک کے مارے ہمارا برا حال تھا۔ آج وہی واقعہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کرامت سے ہم کو یاد دلا دیا ہے۔



قصہ نمبر ۷۹

خواجہ اقبال کی سرزنش

ایک دفعہ خواجہ اقبال نے ایک خراس والے کو جس پر کچھ روپیہ باقی تھا کو پابجولاں کر دیا اور بسبب خوف و دہشت کے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کوئی شخص یہ واقعہ بیان نہ کر سکا۔ ایک روز وہ خراس والا ہی کسی نہ کسی طرح خانقاہ کے دروازے پر حاضر ہوا اور اندر آنا چاہا مگر خدام نے اسے اندر آنے نہ دیا۔ اس کی زنجیروں کی آواز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنی تو فرمایا۔

"جو شخص دروازہ پر آیا ہے اس کو اندر آنے دو۔"

وہ خراس والا اندر آیا اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور حال عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال کو طلب فرمایا اور کہا کہ یہ کیا کام ناموزوں تم نے کیا ہے۔ اللہ کا مال اللہ کے ملک اللہ کے بندے کچھ تم نے کھایا اور کچھ بندوں کو کھلایا اور کچھ اس غریب نے کھایا پھر یہ کیا بات ہے کہ تم نے اس کو پابجولاں کیا ہے؟ آئندہ ایسی حرکت مت کرنا اور اسی وقت لوہار کو بلا کر اس کی زنجیر کٹوا دی۔



قصہ نمبر ۸۰

مولانا ظہیر الدین بھکری کو نوازنا

مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اودھ سے دہلی تشریف لائے اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر اپنے استاد مولانا ظہیر الدین بھکری کے پاس نہ گئے۔ مولانا ظہیر الدین بھکری کو اس کا علم ہوا تو ان کو بہت رنج ہوا۔ پھر مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی زیارت کے لئے اجازت چاہی اور وہاں سے فارغ ہو کر اپنے استاد مولانا ظہیر الدین بھکری کی خدمت میں گئے۔ جب مولانا ظہیر الدین بھکری کی خدمت میں پہنچے تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور لوگوں سے باتیں کرتے رہے۔ پھر کہنے لگے۔

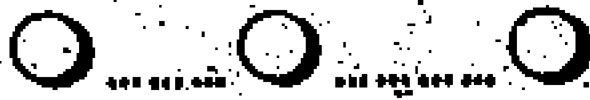
> ''میں آدمیوں کو جہالت سے باہر نکالتا ہوں اور آدمیت سکھاتا ہوں اور یہ آراستہ ہو کر دوسروں کے مرید اور بندے ہو جاتے ہیں، وطن سے دہلی آ کر میری ملاقات کو بھی نہیں آتے، حق استادی بالکل باطل کر دیتے ہیں۔''

مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ ان تمام باتوں کو سنتے رہے اور آخر میں صرف اتنا کہا۔

> ''اگر آپ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بار مل لیں تو جائیں

کہ وہ کیسے شخص ہیں؟"

پھر ایک روز مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد مولانا ظہیر الدین بھکری کو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی اور پھر حدیث کے موضوع پر گفتگو شروع کی اور بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس عرصہ میں جو کچھ نقد و جنس آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال کو اٹھانے نہ دیا اور فرمایا چار سو روپیہ اور لے کر آؤ۔ پھر فرمایا مولانا ظہیر الدین کی مہمانی کرو۔ مولانا ظہیر الدین بھکری اس اخلاق کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرنے لگے کہ سبحان اللہ! عالم میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کا تمام بدن روح مجسم ہو گیا ہے اور از سرتا پا حلم و مروت کی صورت ہیں۔ پھر مولانا ظہیر الدین بھکری کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا اعتقاد پیدا ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مخلصانِ خاص میں شمار ہوئے۔



قصہ نمبر ۸۱

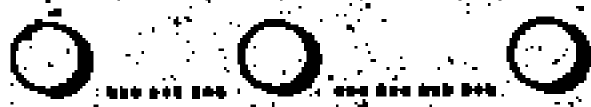
قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

سیر الاولیاء میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اور قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کے مابین دوستی کا رشتہ تھا اور ان دونوں حضرات کی آپس میں کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ ان حضرات کی پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ، سلطان قطب الدین خلجی کے زمانہ میں میں ملتان سے دہلی تشریف لائے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ان کے استقبال کے لئے تشریف لے گئے اور حوضِ خاص پر صبح کے وقت ان کے مابین پہلی ملاقات ہوئی۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کے ساتھ نہایت خلوص اور محبت وعزت اور تکریم سے پیش آئے مگر یہ ملاقات بہت تھوڑی دیر رہی۔ اس کے بعد قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ جب سلطان قطب الدین خلجی سے ملے تو سلطان قطب الدین خلجی نے پوچھا اس شہر کے مشائخ میں سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کس سے ہوئی؟ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو سب سے بہتر ہیں یعنی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے ملاقات ہوئی۔

قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی میں قیام کے دوران معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد کیلو کھڑی میں نماز

جمعہ ادا فرماتے ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی ڈولی میں سوار ہو کر جامع مسجد کیلو کھڑی تشریف لے گئے اور شمالی دالان کے پائن رونق افروز ہوئے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ وہ جنوبی دالان میں تشریف فرما ہوتے تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو نماز کے بعد معلوم ہوا کہ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ بھی مسجد میں تشریف فرما ہیں تو مع یاران کے اٹھ کر تشریف لے گئے۔ جب شمالی دالان کی جانب پہنچے تو دیکھا کہ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ ابھی تک نماز میں مشغول تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی پشت کی جانب بیٹھ گئے۔ جب وہ فارغ ہوئے تو دونوں بزرگ نہایت پرتپاک اور محبت سے ملے۔ بعدازاں ڈولی حاضر ہوئی تو قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ پہلے سوار ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں پہلے آپ سوار ہوں گے۔ الغرض! آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ پہلے سوار ہوئے اور غیاث پور کی طرف رخ فرمایا۔



قصہ نمبر ۸۲

دین کے بادشاہ

ایک مرتبہ سیّد کمال الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے یاران میں سے تھے کو علم ہوا کہ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرنے والے ہیں چنانچہ سیّد کمال الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ اس کی اطلاع آپ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچانے کے لئے گھوڑے پر سوار ہوئے اور خطیرہ تشریف لائے اور خطیرہ وہ عمارت تھی جو خواجہ ایاز کی عمارت کے نام سے معروف ہے۔ خطیرہ سے آگے لب حوض پر ایک چبوترہ تھا اور یہی وہ جگہ ہے جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق ہے اور خواجہ ایاز کی برجی جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر تشریف فرما ہوتے تھے وہ اب بھی موجود ہے۔ سیّد کمال الدین احمد نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خبر دی کہ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ دہلی تشریف لا رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہوسکتا ہے ان کا ارادہ دہلی آنے کا نہ ہو بلکہ وہ اندرپت جا رہے ہوں اور وہاں کے مشائخ سے ملاقات کرنا چاہتے ہوں۔

پھر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال سے کہا کہ تم کھانا تیار کرو۔ اس دوران قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بالاخانے سے نیچے تشریف لائے اور گنبد کی دہلیز جسے اب بری گنبد کہتے ہیں اور یہ گنبد چبوترہ یاران کے نزدیک واقع ہے پر دونوں حضرات کی

ملاقات ہوئی۔ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کے پیر میں اس وقت کچھ تکلیف تھی جس کے سبب انہوں نے ہر چند کوشش کی مگر ڈولی سے نہ اتر سکے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کو اترنے نہ دیا اور وہ ڈولی میں ہی بیٹھے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی وہیں تشریف فرما ہوئے اور تھوڑی دیر دونوں حضرات میں باہم گفتگو ہوتی رہی۔ مولانا عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ جو قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کے برادر صوری ومعنوی تھے عرض کرنے لگے آج دونوں بزرگوں کے سبب سے عجب بابرکت مجلس ہے اور خیر المجالس وہی مجلس ہے جس میں علمی بحث ہو۔ یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت خاموش بیٹھے تھے اور قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کوئی بات نہ فرمائی تھی۔ اس کے بعد مولانا عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اس میں کیا حکمت تھی۔ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا حضرت بیان کریں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا خود ہی بیان فرما دیں۔

قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جس قدر درجات و کمالات نبوت مقرر کیے گئے تھے وہ اس بات پر موقوف تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے جائیں اور اصحاب صفہ میں جو مدینہ منورہ کے اندر رہتے تھے پہنچ کر تکمیل کریں۔"

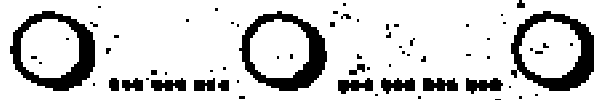
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ہجرت کی ایک وجہ اس ضعیف کے خیال میں بھی آئی ہے اور اگرچہ یہ کسی کتاب میں نظر سے نہیں گزری اور وہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ارشاد و انوار سے اہل مکہ نے خوب فیض اٹھایا تھا مگر مدینہ منورہ کے وہ لوگ جو کہ خدمت عالی میں نہیں پہنچ سکے تھے اور آپ ﷺ کے دیدار سے محروم تھے انہی کی وجہ سے ہجرت کا حکم ہوا تا کہ وہ ناقصان بھی درجہ کمال کو پہنچ سکیں۔''

الغرض! جب دستر خوان بچھانے کا وقت ہوا تو حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ یہ خدمت بجا لائے کیونکہ دیگر یاران میں سے اور کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ دونوں بزرگوں کے سامنے اس خدمت کو انجام دے سکے۔ جب حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ ڈولی کے اندر دسترخوان بچھانے آئے تو دیکھا کہ بہت سی عرضیاں پڑی ہوئی ہیں۔ ان سب کو حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہٹا کر ایک طرف کیا تا کہ دسترخوان بچھایا جا سکے۔ اس وقت قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ جانتے ہیں کہ یہ کاغذ کیسے ہیں؟ یہ مسکینوں کی عرضیاں ہیں جب میں بادشاہ سے ملنے جاتا ہوں تو وہ یہ عرضیاں میری ڈولی میں ڈال دیتے ہیں تا کہ ان کی حاجات پوری ہو جائیں۔ آج ان لوگوں کو یہ خبر نہ تھی کہ میں بادشاہ وقت سے نہیں بادشاہ دین سے ملنے جا رہا ہوں اور ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر معذرت اور انکساری فرمائی۔ پھر جب دونوں بزرگ کھانے سے فارغ ہوئے تو خواجہ اقبال نے کئی تھان پارچہ جھریلی وشانہ باف کے نہایت عمدہ اور مکلف و باریک اور ایک مہین کپڑے میں

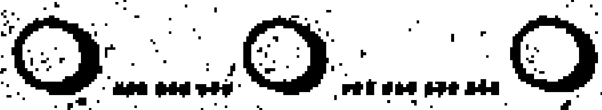
سو اشرفیوں کی گرہ باندھی اور قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیں۔ گرہ کے اندر سے اشرفیوں کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے سونے کو پوشیدہ کر۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال سے فرمایا اپنے سونے اور اپنے جانے اور اپنے مذہب کو بھی پوشیدہ کر۔ پھر قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ہدیہ قبول نہ کیا۔ خواجہ اقبال نے یہ ہدیہ مولانا عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا اور انہوں نے بھی قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت میں اسے قبول نہ کیا۔ پھر جب قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ کو اشارہ کیا تو انہوں نے وہ ہدیہ قبول کر لیا۔



قصہ نمبر ۸۳

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ پر سحر کا کاری وار

فوائد الفواد میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پر کسی نے سحر کیا جس کے سبب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو ماہ سخت تکلیف اٹھائی۔ احباب ایک شخص کو لائے جس کو جادو نکالنے میں بڑی مہارت تھی وہ شخص خانقاہ میں پھر کر ہر جگہ کی مٹی سونگھنے لگا یہاں تک کہ جب اس نے ایک جگہ کی مٹی سونگھی تو کہا، کہ اس جگہ کو کھودو جب اس جگہ کو کھودا گیا تو سحر نکلا جس کو توڑتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحت اور شفاء پائی۔ پھر اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا مجھے اس کام میں مہارت ہے اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کہیں تو اس شخص کا نام و نشان بیان کروں جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر سحر کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں کرتا ہم نے اسے رسوا نہیں کرتا اس نے جو کچھ میرے حق میں کیا ہے میں نے اسے معاف کیا۔



قصہ نمبر ۸۴

نورِ باطن

حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مجلس میں بہت سے مشائخ جمع تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ عجب فارغ البال باطن رکھتے ہیں کہ اہل وعیال وغیرہ کا ان کو کچھ غم نہیں ہے۔ اللہ عزوجل نے دنیاوی اقبال بھی ایسا عنایت کیا ہے کہ ہزارہا بندگانِ خدا کی پرورش فرماتے ہیں اور کبھی ان کے پاس سے غم کا گزر معلوم نہیں ہوتا۔

حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں واپس آیا تو اس واقعہ کو بیان کرنا چاہا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے نورِ باطن سے تمام واقعہ معلوم ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

> ”بابا شرف الدین! جو رنج وغم گھڑی گھڑی مجھ کو پہنچتا ہے معلوم نہیں کسی اور کو بھی پہنچتا ہو گا کیونکہ جو شخص میرے پاس آ کر اپنا دردِ دل بیان کرتا ہے میرے قلب پر اس کا صدمہ ہوتا ہے وہ شخص نہایت سخت قلب ہے جس کے دل پر اس کے برادرِ دینی کے درد کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔“



قصہ نمبر ۸۵

فتح اسلام کی نوید

جوامع الکلم میں منقول ہے ایک دفعہ سلطان علاؤ الدین خلجی کی تمام فوج مغلوں کے مقابلہ پر دہلی سے بہت دور کسی مقام پر گئی ہوئی تھی کہ مغل ایک لاکھ فوج لے کر ہمالیہ کے درہ سے نکل آئے اور امروہہ تک آن پہنچے۔ جب یہ خبر سلطان علاؤ الدین خلجی کو ہوئی تو وہ نہایت پریشان و متفکر ہوا۔ اس نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض پہنچائی۔

"مسلمانوں پر سخت حادثہ گزرا ہے اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ حال پر توجہ فرمائیں اور دعا کریں تو انہیں فتح ہوگی۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے یاران سے فرمایا۔

"فتح اسلام کے واسطے دعا کرو۔"

اسی دن یاران میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔

"حضور میں نے عالم معاملہ میں دیکھا ہے کہ مسلمانوں کی فوج میں ایک جوان گھوڑے پر سوار ہے اور غیب سے آواز آئی کہ ہم نے اس جوان کے سبب اس لشکر کو بخش دیا۔"

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اگر تم اس شخص کو دیکھو گے تو پہچان لو گے؟"

اس نے جواب دیا۔

”حضور! میں اسے پہچان لوں گا۔“

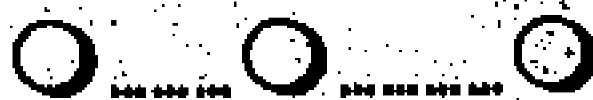
پھر خواجہ ضیاء الدین عماد الملک گھوڑا دوڑاتے ہوئے اور فتح کی خبر پہنچانے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا۔

”دیکھو کیا یہ وہی جوان ہے؟“

اس نے قدم بوس ہو کر فرمایا۔

”جی ہاں حضور! یہ ہی وہ شخص ہے۔“

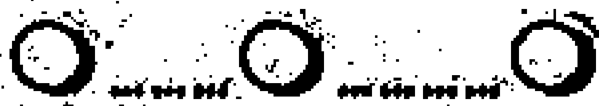
یاد رہے خواجہ ضیاء الدین وہی ہیں جنہوں نے غیاث پور میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ تعمیر کروائی اور ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کے ہاتھ کام میں اور دل یادِ باری تعالیٰ میں مشغول رہتا تھا۔



قصہ نمبر ۸۶

گمشدہ کلاہ مل گئی

مولانا بدر الدین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے تھے ایک دفعہ دریا زبدہ کے کنارہ پر جا رہے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کلاہ مبارک جو ان کے سر پر تھی وہ دریا میں غرق ہو گئی۔ مولانا بدر الدین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے افسوس میں دریا کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اسی غم و غصہ میں اپنی جان دینے کا ارادہ کیا۔ اسی وقت ان پر غنودگی طاری ہو گئی اور خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سامنے کھڑے ہیں اور نہایت شفقت سے وہی کلاہ ان کے ہاتھ میں دے رہے ہیں اور کلاہ دینے کے بعد تشریف لے گئے۔ جب مولانا بدر الدین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو کلاہ کو اپنے ہاتھ میں دیکھا۔



قصہ نمبر ۸۷

جو کچھ دل میں چاہا تھا وہ پالیا ہے

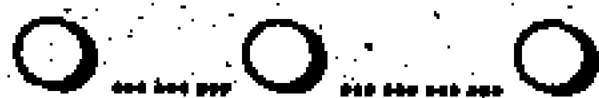
فوائد الفوائد میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ میں رونق افروز تھے کہ ملک محمد، غیاث پور سے مع اور تین یاروں کے خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم بوسی بجا لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں حکم دیا کہ بیٹھو اور وہ بیٹھ گئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال کو حکم دیا کہ وہ خربوزہ جو تم نے رکھا ہے لے آؤ اور ملک محمد کو دے دو۔ خواجہ اقبال نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال سے فرمایا مصری اور کھجوریں جو موجود ہیں وہ بھی ان میں تقسیم کر دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر یہ چاروں یار اٹھ کر قدم بوس ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور ہم نے جو کچھ دل میں چاہا تھا وہ پالیا ہے۔



قصہ نمبر ۸۸

پانی میٹھا ہو گیا

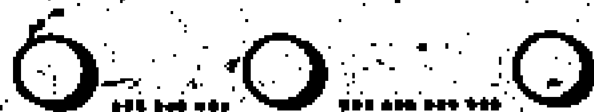
جوامع الکلام میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں ایک کنواں کھودا جا رہا تھا۔ جب کنواں کھودا گیا تو اس میں سے پانی کھارا نکلا۔ خواجہ اقبالؒ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا حضور! اس کنویں کا پانی کھارا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ بات تم مجھ سے سماع میں کہنا چنانچہ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ سماع سن رہے تھے تو خواجہ اقبالؒ نے عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دوات اور قلم لے کر آؤ۔ خواجہ اقبال نے سب کچھ حاضر کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کاغذ پر کچھ لکھا اور خواجہ اقبال کو دے دیا اور کہا اس پرچہ کو کنویں میں ڈال دو۔ اس پرچے کو کنویں میں ڈالنے کی دیر تھی کہ پانی میٹھا ہو گیا۔



قصہ نمبر ۸۹

مردِ غیب

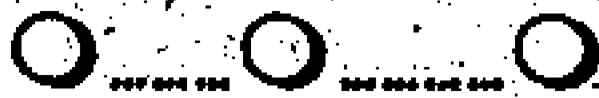
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں مولانا رشید نغزی کی زیارت سے واپس آ رہا تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص نشہ کی حالت میں بالکل بے ضبط و بے اختیار چلا آ رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ نہ ہو کہ یہ پاگل مجھ کو کچھ نقصان پہنچائے میں اس کی طرف سے ہٹ کر دوسری طرف چلنے لگا۔ وہ میری ہی طرف مڑ آیا اور دوڑ کر مجھ سے لپٹ گیا اور میرے سینہ کو چوم کر کہنے لگا الحمد للہ! اب بھی مسلمانوں میں ایسا سینہ موجود ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا میں نے جو مڑ کر دیکھا تو پیچھے کوئی نہ تھا۔



قصہ نمبر ۹۰

عالم کی غرض پوری ہو گئی

ایک عالم، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھ کو مرید کر لیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے دلی مقصد کا نورِ باطن سے پتہ چل گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کو کیا ضرورت ہے؟ آخر جب انہوں نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا کہ سچ سچ بتاؤ تم کس نیت سے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں ناگور میں ایک زمین رکھتا ہوں اور وہاں کا جاگیردار مجھ کو ایذا دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں تم کو ایک رقعہ لکھ دوں کہ جس سے تمہارا کام ہو جائے تو پھر تم مرید تو نہ ہو گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس جاگیردار کے نام رقعہ لکھ دیا اور ان عالم کی غرض پوری ہو گئی۔



قصہ نمبر ۹۱

احوال ہفت شاہان

جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس سے سعادتِ خلافت حاصل کر کے دہلی تشریف لائے تو سلطان غیاث الدین بلبن کی سلطنت کا زمانہ تھا اور سلطان غیاث الدین بلبن سیر الاولیاء کی روایت کے مطابق ۶۶۲ھ میں تخت نشین ہوا تھا اس کا اصل نام الغ خان تھا اور تخت نشین ہونے کے بعد غیاث الدین لقب مشہور کیا۔ غیاث الدین بلبن نہایت عادل، منصف مزاج، غریب پرور اور فقراء سے محبت اور خلوص رکھنے والا تھا۔ اسے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کمال درجہ کی عقیدت اور نیاز حاصل تھی اسی لئے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بہت عقیدت اور محبت سے پیش آتا تھا اور معقول نذر و نیاز آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کرتا تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے ایک خان شہید اور دوسرا ناصر الدین محمود۔ خان شہید کو سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنا ولی عہد بنا کر ملتان اور پنجاب کا حاکم مقرر کیا تھا اور حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ بھی انہیں کے ساتھ ملتان تشریف رکھتے تھے۔ جب خان شہید مغلوں کی جنگ میں شہید ہوا تو حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ بھی مغلوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے اور پھر وہ کسی تدبیر سے رہائی پا کر دہلی تشریف لائے۔ غیاث الدین بلبن کو اپنے لائق فرزند کی شہادت کا ازحد صدمہ ہوا۔ آخر اسی رنج میں کل تیئس سال حکومت کر کے

۶۸۵ھ میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا۔ اس کی رحلت کے بعد اس کے وزراء نے اس کی وصیت کے برعکس ان کے پوتے معز الدین کیقباد کو سترہ سال کی عمر میں بادشاہ بنا دیا۔ یہ نوجوان اگرچہ حسن صورت رکھتا تھا مگر حسن اخلاق سے متصف نہ تھا۔ عیاشی، شراب خوری اور فحاشی میں مبتلا ہو کر اس نے اپنی سلطنت کو مع خاندان کے برباد کر دیا مگر یہ بادشاہ بھی بزرگانِ دین سے عقیدت رکھتا تھا اور اسی کے عہد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیاث پور میں خانقاہ تعمیر ہوئی۔ اس نے موضع کیلوکھڑی میں اپنے رہنے کے لئے محل و مکانات تعمیر کروائے اور ایک نیا شہر آباد کیا۔ شراب نوشی کی وجہ سے مرضِ فالج میں مبتلا ہو گیا اور سلطان جلال الدین خلجی نے محل کیلوکھڑی میں تخت پر قبضہ کر لیا اور کیقباد کو قتل کر دیا۔

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب قران السعدین، کیقباد کے نام ہی سے معنون کی ہے۔ سلطان جلال الدین خلجی نے از سرِ نو قصر کیلوکھڑی کو تعمیر کروایا اور نہایت با رفعت و سر بلند حصار سے شہر کی رونق و حفاظت دوبالا کی۔ یہ بادشاہ بھی بزرگانِ دین کا عقیدت مند اور معتقد و اخلاص مند تھا۔ آخر سترہ رمضان المبارک ۶۹۵ھ کو جلال الدین خلجی اپنے بھتیجے اور داماد کے ہاتھوں بمقام کٹرہ مانکپور میں شہید ہوا اور سلطان علاؤ الدین خلجی نے تخت پر قبضہ کر لیا اور دہلی کی سلطنت سنبھالی۔

سلطان علاؤ الدین خلجی اگرچہ زیادہ ذی علم نہ تھا مگر عقل و فہم میں بدرجہ کمال حاصل رکھتا تھا۔ عقل کے زور سے ہی اس نے تمام اقلیم ہند اور ممالک دور دراز کو اپنے قبضہ میں کیا۔ بزرگوں سے اس کو بھی بے حد عقیدت تھی اور یہ بارہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کی تمنا ظاہر کرتا رہا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منظور نہ کیا۔ اس کے دونوں چہیتے بیٹے خضر خان اور شادی خان، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

خضر خان نے وہ گنبد تعمیر کرایا تھا جو اب آستانہ شریف کی مسجد کا کام دے رہا ہے۔

سلطان علاؤ الدین خلجی نے بیس سال حکمرانی کر کے مرضِ استسقاء میں انتقال فرمایا اور بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ ملک نائب پیش بریدہ و پس دریدہ جو کہ ان کا پرانا معشوق تھا وہی ان کی ہلاکت کا باعث بنا۔ اس کے بعد اس کا فرزند نیا نگی قطب الدین اسی سال ۷۱۵ھ کو اپنے تین بھائیوں خضر خان، شادی خان اور شہاب الدین کو شہید کر کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور چونکہ خضر خان اور شادی خان، آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ارادت رکھتے تھے اسی سبب سے اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عداوت ہوئی۔ اسی ضد کی بنا پر ضیاء الدین رومی کا مرید بنا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دشمنی ظاہر کرنی شروع کی اور ایذاء پہنچانی شروع کی۔ ایک روز ضیاء الدین رومی کی قبر پر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا آمنا سامنا ہوا مگر اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ کی اور نہ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سلام کا جواب دیا۔ بالآخر یہ خسرو خان کے ہاتھوں قتل ہوا جس کی تفصیل سیر الاولیاءؒ میں یوں منقول ہے کہ جب قطب الدین نے نئی مسجد بنائی تو کل علماء و فضلاء کو اس میں نمازِ جمعہ پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ سب نے حکم سلطانی کی تعمیل کی اور صرف حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے معتقدین نہ گئے۔ اس کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جامع مسجد کیلوکھڑی قدیم اور ہم سے قریب ہے اور زیادہ حقدار ہے ہم دوسری مسجد میں نہیں جا سکتے۔ قطب الدین اس جواب سے سخت ناراض ہوا پھر اس کے بعد اس نے حکم دیا کہ تمام علماء و مشائخ ماہ نو کے سلام کو حاضر ہوا کریں چنانچہ سب حاضر ہوتے تھے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ گئے بلکہ اپنے بدلے اپنے خادم خاص و زرخرید غلام خواجہ اقبال کو بھیج دیا۔ دشمنوں نے قطب الدین کو بھکا کر بزورِ بازو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلانے کا مطالبہ کیا اور اس ناعاقبت اندیش نے حکم دیا مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

آئندہ ماہ نو کی تہنیت کے لئے حاضر ہوں گے ورنہ میں انہیں بزورِ بازو حاضر کروں گا۔ مخلصین نے یہ خبر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ نہ فرمایا اور سیدھے اپنی والدہ صاحبہ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے اور جا کر عرض کی اگر بادشاہ نے میری بے حرمتی کی تو آئندہ نئے چاند پر میں آپ کی قبر پر حاضر نہ ہوں گا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ چاند کی پہلی تاریخ کو اپنی والدہ کے مزار پر حاضری دیتے تھے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ میں تشریف لائے اور بااطمینان باقی سارا مہینہ گزارا۔ جب چاند رات ہوئی تو احباب نے عرض کیا حضور! حکم ہو تو بادشاہ کے پاس تشریف لے جانے کے لئے شیرینی وغیرہ کا سامان کیا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں بادشاہ کے پاس نہیں جاؤں گا۔ یہ سن کر خدام و مریدین سخت متفکر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کچھ فکر نہ کرو میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک بچار نے مجھ پر حملہ کیا ہے اور میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اس زور سے ذبے مارے کہ وہ ہلاک ہو گیا پس مجھے یقین ہو گیا کہ میں بادشاہ پر غالب رہوں گا۔ جب نصف شب ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ کی چھت پر ٹہلنے لگے اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

اے روبہک چرا نہ نشستی بجائے خویش
با شیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش

اسی وقت خسرو خان نے قطب الدین کا سر کاٹ کر محل کے نیچے پھینک دیا اور خود تخت سلطنت کا مالک بن بیٹھا اور قطب الدین کی منکوحہ سے شادی کی۔ آخر یہ نمک حرام بھی جلد ہی اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا یعنی سلطان غیاث الدین تغلق کے ہاتھوں صرف چھ ماہ بعد ہی قتل ہوا۔

۷۲۰ھ میں سلطان غیاث الدین تخت دہلی پر متمکن ہوا اور اس بادشاہ کو اسی

سبب سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے عداوت ہو گئی کہ خسرو خان نے جو نذرانہ فقراء میں تقسیم کیا تھا وہ واپس مانگ لیا اور سب نے وہ نذرانہ واپس کر دیا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے واپس نہ کیا جیسا کہ گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا ہے۔ اس بات سے سلطان غیاث الدین کی طبیعت برافروختہ ہوئی اور دوم مفسد ملاؤں نے بھڑکایا اور آخر اس نے لکھنؤ سے دہلی واپس آتے ہوئے یہ جملہ کہا کہ میں دہلی پہنچتے ہی سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہر بدر کروں گا۔ یہ خبر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پہنچی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہنوز دہلی دور است۔"

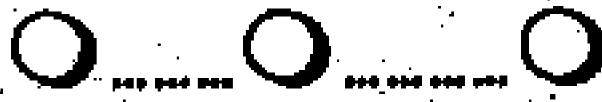
یعنی دہلی ابھی دور ہے۔

جب سلطان غیاث الدین دہلی کے نزدیک پہنچا تو اس کے بیٹے محمد نے حکم دیا کہ تغلق آباد سے تین میل کے فاصلے پر موضع افغان پورہ میں ایک مختصر و خوشنما محل تعمیر کیا جائے تاکہ بادشاہ پہلے وہاں ایک روز قیام فرمائیں اور دوسرے روز با کوکبہ شاہی تغلق آباد میں تشریف لا کر شاہی جلوس کریں۔ ایسا ہی ہوا اور غیاث الدین نے اس محل میں قیام کیا۔ تمام امراء استقبال کے لئے حاضر ہوئے اور کھانے کے بعد جب امراء واپس آئے تو یکایک مکان کی چھت پر بجلی گری اور غیاث الدین مع چھ سات دیگر ہمراہیوں کے ملک عدم کو روانہ ہوا۔ اللہ عزوجل نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ان الفاظ کو پورا کر دکھایا کہ

"ہنوز دہلی دور است۔"

اس کے بعد اسی سال یعنی ۷۲۵ھ کو سلطان محمد بن تغلق سلطنت پر رونق افروز ہوا۔ یہ بادشاہ بھی ابتداء میں بہت نیک اور عادل تھا اسی سبب سے اس نے

پہلے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر رقبہ بنوایا مگر بعد میں اس نے علماء و مشائخ کو نقصان پہنچانے اور تنگ کرنے پر کمر باندھ لی اور حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو سخت تکلیفیں پہنچائیں۔ جس سال یہ بادشاہ تخت نشین ہوا تھا اسی سال حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تھا۔ بالآخر سلطان محمد بن تغلق ستائیس سال حکومت کرنے کے بعد ٹھٹھہ دریائے سندھ کے کنارے بیمار ہو کر مرا اور اسی سال اس کا بھتیجا سلطان فیروز شاہ تخت نشین ہوا۔



قصہ نمبر ۹۲

قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے اور قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کو تشریف لائے اور فرمایا یہ دن عشرۂ ذوالحجہ کے ہیں ہر شخص حج کی سعادت حاصل کرنے میں کوشش کرتا ہے مگر میں نے یہ کوشش کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہو کر حج کی سعادت حاصل کروں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر چشم پرآب ہو کر معذرت کی۔

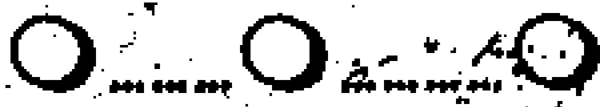


قصہ نمبر ۹۳

مکارمِ اخلاق

فوائد الفواد میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے کہ ایک فقیر آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہایت سخت سست کہنے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے۔ جب وہ خوب کہہ چکا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کچھ مرحمت فرمایا اور وہ رخصت ہوا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

''بہت سے لوگ میرے لئے تحفے لے کر آتے ہیں اور ہدیہ دیتے ہیں کوئی تو ایسا ہونا چاہئے جو ان کا بدلہ دے۔''



قصہ نمبر ۹۴

بدسلوکی کا جواب حسن سلوک سے دیا

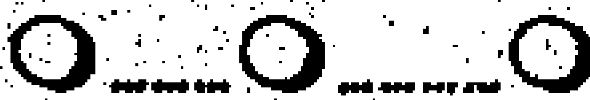
سیر العارفین میں منقول ہے ایک دن خواجہ عطاء اللہ کے بھائی جو کہ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کے نواسہ تھے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قلم و کاغذ کا پرچہ لاکر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ فلاں رئیس کے نام ایک رقعہ لکھ دیں تاکہ وہ میرے ساتھ کچھ سلوک کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری اس رئیس سے کچھ شناسائی نہیں ہے اور بغیر شناسائی کے رقعہ کیسے لکھا جا سکتا ہے؟ یہ سنتے ہی وہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کو برا بھلا کہنے لگا اور کہا کہ تم ہمارے جد امجد کے مرید ہو اور ہمارے خاندان کے صدقہ میں تم کو یہ دولت ملی ہے تم کو ایسے کفرانِ نعمت نہیں کرنی چاہیے، تم میرے لئے ایک رقعہ نہیں لکھ سکتے تو تم نے یہ کیا شیخی بگاڑ رکھی ہے اور اپنے تئیں مشہور کر رکھا ہے۔ پھر یہ کہہ کر دوات کو زمین پر دے مارا اور اٹھ کر چلنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت ان کا دامن پکڑا اور فرمایا مکدر کیوں جاتے ہو صفائی کرتے ہوئے جاؤ اور پھر کچھ روپیہ ان کے آگے رکھ دیئے اور جو انہوں نے قبول کر لیا اور خوش خوش چلے گئے۔



قصہ نمبر ۹۵

تم کو جبہ قیمتاً پڑ جائے گا

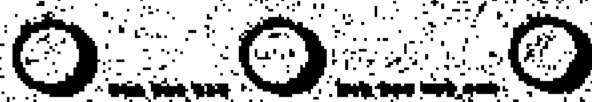
حضرت خواجہ ابوبکر مصلی دار رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خاص اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قرابت داروں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو ایک جبہ عنایت فرمایا اور میں نے چاہا کہ شکرانہ میں کچھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے جاؤں۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ پھر تو تم کو یہ جبہ قیمتاً پڑ جائے گا۔ میں اس کی بات سے سخت ناراض ہوا اور شکرانہ لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں سے ایک سیر روغن قبول فرمایا۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ سب قبول ہو تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا پھر تو تم کو جبہ قیمتاً پڑ جائے گا۔



قصہ نمبر ۹۶

کشف احوال

ایک طبیب جو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے جاتے تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کو دن کے وقت ہی رخصت کر دیتے تھے رات کو ان کو خانقاہ میں نہ رکھتے تھے۔ آخر ان طبیب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درِ دولت کی حاضری ترک کر دی۔ مولانا علی شاہ جاندار فرماتے ہیں کہ میں نے ان طبیب سے کہا تم ایسا نہ کرو بلکہ ہر مہینہ میں ایک دفعہ حاضر ہو جایا کرو اور رات کو کسی اور کے گھر ٹھہر جایا کرو مگر طبیب کے بشرہ پر بے رضائی کے آثار نمایاں تھے۔ چند روز بعد ان کے پیر میں ورم آیا میں نے ان سے کہا کہ یہ مرشد کی خدمت میں حاضر نہ ہونے کے سبب سے ہے۔ انہوں نے کہا بے شک اور آپ جب مرشد پاک کی خدمت میں حاضر ہوں تو یہ روپیہ نذر کر دینا اور میرے لئے دعا کروانا چنانچہ جب میں حاضر ہوا اور ان طبیب کا پیغام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ آزردہ ہوئے مگر کچھ نہ فرمایا۔ پھر جب میں اپنے شہر واپس لوٹا تو معلوم ہوا ان طبیب کا انتقال ہو چکا ہے۔

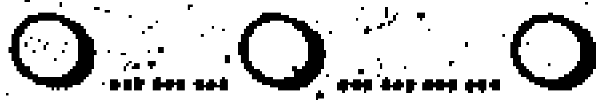


قصہ نمبر ۹۷

چالیس برسوں سے سیر ہو کر نہیں کھایا

ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید افطار کے وقت حاضر تھے۔ ان کے دل میں خیال آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا بچا ہوا پانی اگر مجھ کو عنایت فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے دل کے خیال کو جان گئے اور اپنا بچا ہوا پانی اس کو عنایت کر دیا۔ مرید نے اسی وقت اپنے خطرہ سے توبہ کی۔ پھر جب اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی جائے نشست پر تشریف فرما ہوئے تو یارانِ خاص کے ساتھ اسے بھی طلب فرمایا اور فرمایا۔

”اللہ عزوجل کا ایک بندہ ہے جس نے چالیس برسوں سے نہ سیر ہو کر کھانا کھایا ہے نہ پانی پیا ہے۔“



قصہ نمبر ۹۸

درویش تو اچھا ہے مگر زبان پر قابو نہیں رکھ سکتا

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے قصبہ سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے واسطے سفر کیا۔ جب میں قصبہ بوندی میں پہنچا تو ایک بزرگ شیخ موہن نامی سے میری ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے عرض کیا سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری طرف سے بھی انہیں سلام کہنا اور کہنا کہ ہر جمعہ کی شب کو میں آپ رحمتہ اللہ علیہ سے خانہ کعبہ میں ملا کرتا ہوں چنانچہ جب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے شیخ موہن کا سلام بھی عرض کیا جسے سن کر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"درویش تو اچھا ہے مگر زبان پر قابو نہیں رکھ سکتا"



قصہ نمبر ۹۹

انبیاء کرام علیہم السلام کے پروردہ

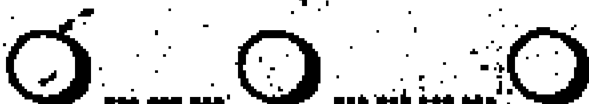
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جب مرضِ وصال میں مبتلا ہوئے تو قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ دہلی تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کی اور دورانِ عیادت فرمایا اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کو اختیار دیا ہے کہ وہ چاہیں تو موت اختیار کریں اور چاہیں تو زندگی اختیار کریں اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم بھی انبیاء کرام علیہم السلام کے پروردہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی زندگی اختیار کریں اور مخلوقِ خدا کی رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دیں تاکہ وہ لوگ جو درجہ کمال کو نہیں پہنچ سکے وہ بھی کامل ہو جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے کئی مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمیں تم سے ملاقات کا اشتیاق ہے اور کیا تم یہ شوق نہیں رکھتے؟ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو وہ بھی آبدیدہ ہو گئے۔



قصہ نمبر ۱۰۰

ہاتھ کفن سے باہر آ گیا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ جس وقت لے جایا جا رہا تھا تو راستہ میں ایک قوال کچھ کلام پڑھ رہا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ پر حال کا غلبہ ہوا اور جسم اقدس نے جنبش لی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کفن سے اپنا ہاتھ باہر نکال دیا۔ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ جو جنازہ کے ساتھ تھے اور انہوں نے ہی نمازِ جنازہ پڑھائی تھی انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے قوال کو پڑھنے سے منع کیا چنانچہ جیسے ہی قوال خاموش ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ دوبارہ کفن میں چلا گیا اور جسم اقدس کی جنبش بھی ختم ہو گئی۔



کتابیات

۱۔ سیر الاولیاء از خواجہ سیّد محمد مبارک میر خورد دہلوی

۲۔ سیر الاقطاب از شیخ اللہ دیا چشتی

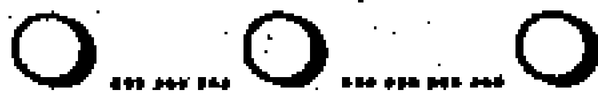
۳۔ فوائد الفواد ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ تحقیقاتِ چشتی از نور احمد چشتی

۵۔ سیرت حضرتِ خواجہ نظام الدین اولیاء از علامہ محمد جاوید

۶۔ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے سو قصے از مسعود قادری

۷۔ رسول اللہ ﷺ کے سفیر از محمد حسن زاہد





ناشر
اکبر بک سیلرز
Ph: 042 - 37352022 نعیم سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور